REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ
خطبہ نمبر ۱۰
۲۴ رمضان المبارک ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۸/۱۳ | ۳ شہادۃ ۱۳۳۸ھش / ۳ اپریل ۱۹۵۹ء | نمبر ۷۸

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲ راپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل کی اطلاع مظہر ہے:۔

"پاؤں کی درد میں پہلے کی نسبت تھوڑا سا افاقہ ہے۔ مگر دانت میں ڈاکٹروں نے جو چیرا دیا تھا اس میں تکلیف ہے"

احباب آخری عشرۂ رمضان کے انتہائی بابرکت ایام میں خاص توجہ اور التزام اور درود کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں۔ کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو جلد صحت یاب فرمائے۔ اور پوری صحت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین

اللّٰھم آمین

## روسی حکومت نے مغربی طاقتوں کے سفارتی نمائندوں کی نقل و حرکت پر پابندی لگادی

### امریکہ کی طرف سے جوابی کارروائی۔ روسی سفیر مقیم واشنگٹن کو سفر پر جانے کی ممانعت

ماسکو ۲ راپریل۔ روسی حکومت نے کل مغربی طاقتوں کے ان تمام سفارتی نمائندوں کی نقل و حرکت پر پابندی لگادی ہے۔ جو روس میں مقیم ہیں پہلے بھی سال کے اس حصہ میں حکومت روس کی طرف سے محدود نوعیت کی پابندی کا اعلان ہوتا رہا ہے۔ جس کے تحت سفارتی نمائندوں کو اس حصہ ملک میں جانے کی ممانعت ہوتی تھی۔ جہاں روسی افواج جنگی مشقیں کررہی ہوتی تھیں۔ اس مرتبہ ان کی نقل و حرکت پر عام پابندی لگادی گئی ہے امریکہ نے بھی جوابی کارروائی کے طور پر روسی سفیر مقیم واشنگٹن کو سفر پر جانے کی ممانعت کردی ہے۔

## عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کا اجلاس آج بیروت میں ہو رہا ہے

### عراق کی شرکت کا بظاہر امکان نہیں ہے

قاہرہ ۲ راپریل۔ عراق کی صورتِ حال پر غور کرنے اور متحدہ عرب جمہوریہ کے ساتھ اس کے اختلافات طے کرانے کے امکانات کا جائزہ لینے کے لئے عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کا آج بیروت میں اجلاس ہو رہا ہے۔ اس اجلاس میں عراق کی شرکت تاحال غیر یقینی ہے۔ اور بظاہر اس بات کا امکان نہیں ہے کہ وہ شرکت پر آمادہ ہو جائے عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل جناب محمد عبدالخالق حسونہ نے کل بیان میں کہا تھا۔ عراق شامل ہو یا نہ ہو۔ سیاسی کمیٹی کا اجلاس بہرحال منعقد ہوگا۔

## لاہور میں اعلیٰ سطح کی غذائی کانفرنس

لاہور یکم اپریل۔ آج خوراک و زراعت کی اعلیٰ سطح کی کانفرنس میں ایک کمیٹی قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ جو یہ تجاویز پیش کرے گی کہ اناج کی پیداوار بڑھانے کے لئے کیا اقدامات ضروری ہیں ✦

## پاکستان کے لئے ۴۸ لاکھ ڈالر کی امداد

کراچی ۲ راپریل۔ اقوام متحدہ نے کم ترقی یافتہ علاقوں کی امداد کے لئے خاص منصوبوں کا ایک فنڈ قائم کیا ہے۔ اور توقع ہے کہ پاکستان کو اس سے جلد ہی ۴۸ لاکھ ڈالر کی امداد مل جائے گی اس وقت یہ فنڈ سروے نیز ٹیکنیکل اور سائنٹیفک تعلیم کے لئے کھولا گیا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ بعض ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل میں امداد دینا بھی اس کے فرائض میں شامل ہو جائے۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ پاکستان نے اپنے پانچ منصوبوں کی تکمیل کے لئے فنڈ سے امداد حاصل کرنے کی درخواست کی ہے ان منصوبوں پر ۴۸ لاکھ ڈالر خرچ ہونے کا امکان ہے

## حکومت کویت کا تختہ الٹنے کی سازش

قاہرہ ۲ راپریل۔ مصری اخباروں میں یہ اطلاع چھپی ہے کہ عراقی کمیونسٹوں نے حکومت کویت کا تختہ الٹنے کی سازش کی تھی۔ لیکن مقامی حکام کی چوکسی کی وجہ سے یہ بغاوت ناکام ہو گئی ہے۔ ان اخباروں کی اطلاع کے مطابق کویت کے امیر عبداللہ کے ڈائرکٹر سعید عبداللہ المبارک نے اس سازش کو کچل دیا ہے۔ اور ۱۸ عراقی کمیونسٹوں کو جو بصرہ سے کویت پہنچے تھے ملک سے باہر نکال دیا ہے۔ کویت خلیج فارس کا ایک علاقہ ہے جو برطانیہ کے زیر حفاظت ہے اس کے تیل کے چشموں سے سالانہ ۶ کروڑ ٹن تیل نکالا جاتا ہے

## ۴ کروڑ کا زرمبادلہ سٹیٹ بنک کے حوالے

کراچی ۲ راپریل۔ پچھلے دنوں حکومت کی اپیل پر عوام نے ۸ کروڑ ۲۲ لاکھ روپے کا جو زرمبادلہ ظاہر کیا تھا، حکومت پاکستان اس میں سے ۴ کروڑ ۸۰ لاکھ روپے کے زرمبادلہ کو اپنی تحویل میں لے چکی ہے، باقی ماندہ غیر ملکی کرنسی بھی رفتہ رفتہ بنک کے حوالے کی جارہی ہے۔

## ضروری اعلان

جیسا کہ اعلان کیا جاچکا ہے ۲۹ رمضان المبارک تک تحریک جدید کے وعدے پورے کرنے والے دوستوں کی فہرست تیار کی جارہی ہے۔ جن دوستوں کی طرف سے بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع مل چکی ہے۔ ان کے نام شامل کرلئے گئے ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ مقامی جماعت کو ادائیگی کے ساتھ ہی دفتر ہذا کو بھی اس امر کی اطلاع کردیں کہ انہوں نے رقم ادا کردی ہے۔ تاکہ کسی صاحب کا نام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونے سے رہ نہ جائے۔ فون کے ذریعہ اطلاع کرنے والے دوست ۴۷ پر فون فرمائیں۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

## مسجد مبارک ربوہ میں اعتکاف بیٹھنے والے احباب

ربوہ ۲۲ رمضان المبارک۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت کی پیروی میں رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی برکات سے فیض یاب ہونے کے لئے حسب سابق اس سال بھی بہت سے احباب مسجد مبارک میں معتکف ہوئے ہیں۔ ۱۹ رمضان المبارک کے بعد سے اب تک اعتکاف بیٹھنے والوں کی تعداد ۷۰ تک پہنچ چکی ہے۔ ان میں سے ۴۸ مرد اور ۲۲ مستورات ہیں۔ مکرم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ امیر المعتکفین مقرر ہوئے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب بھائیوں اور بہنوں کو صحیح طور پر اعتکاف کی برکات حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

معتکف احباب کے نام درج ذیل ہیں:۔ (۱) مکرم سید داؤد احمد صاحب (۲) مکرم پروفیسر مرزا خورشید احمد صاحب ایم۔ اے ربوہ (۳) مکرم میجر عارف زماں خان صاحب ربوہ (باقی آئندہ)


اصلی قاعدہ یسرنا القرآن

صرف مکتبہ یسرنا القرآن ربوہ کا شائع کردہ ہے

اس کے علاوہ کسی اور نام سے نہ خریدیں۔ یہ بلا اجازت و خلاف قانون ہے

ہمدرد نسواں مرض اٹھرا کی کامیاب دوا۔ قیمت مکمل کورس ۱۹ روپے۔ تیار کردہ:۔ دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) ربوہ


ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

# جلسہ سالانہ ۱۹۵۸ء کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بصیرت افروز تقریر

## مختلف اہم امور کے متعلق احباب جماعت سے خطاب

فرمودہ ۲۷ دسمبر ۱۹۵۸ء بمقام ربوہ

نوٹ :- یہ تقریر ادارہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

گو میری طبیعت اس دفعہ علیل ہے۔ اور میں بہت زیادہ کمزور ہو گیا ہوں۔ لیکن اس کے باوجود سابق طریق کے مطابق میں نے اپنی دو تقریریں اس جلسہ کے موقعہ پر رکھی ہیں۔ ایک ۲۷ دسمبر کی جو تمام باتوں پر مشتمل ہوتی ہے اور دوسری ۲۸ دسمبر کی جو

### سیر روحانی کی آخری کڑی

ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے زندہ رکھا اور اس نے توفیق دی تو کل وہ بیان ہو جائے گی۔

پچھلے سال قرآن کریم کی تفسیر صغیر میں نے لکھی تھی۔ تفسیر تو مکمل ہو گئی۔ مگر اس کی وجہ سے جو محنت مجھے کرنی پڑی۔ اس سے صحت بہت گر گئی۔ چنانچہ برابر ڈیڑھ سال سے میں بیمار چلا آتا ہوں۔ اب تو چلنا پھرنا بھی دو بھر ہو گیا ہے

یہ تفسیر

### ایک بہت بڑا ذریعہ

لوگوں پر حق کھولنے کا ہو رہی ہے۔ کثرت سے غیر احمدیوں کے خطوط آ رہے ہیں جو تفسیر مانگتے ہیں۔ یا اس کے پڑھنے پر تعریف کرتے ہیں

اس سال میں نے تفسیر کبیر کی دو جلدیں لکھوائی ہیں۔ در حقیقت اصل مصالحہ تو میری صحت کے زمانہ کا لکھا ہوا میرے قرآن کے حاشیہ پر موجود تھا۔ مگر نظر ثانی کے وقت میں نے اصلاح کر دی۔ اور مضمون کو بڑھا دیا۔ دوستوں کو اس سے بھی فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ میں اس کوشش میں ہوں کہ تفسیر کبیر کے باقی حصے بھی مکمل ہو جائیں لیکن چونکہ وہ لمبی تفسیر ہے اور میری صحت کمزور ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے تفسیر صغیر لکھوا دی تاکہ قرآن کریم کی مکمل تفسیر ہو جائے۔ بہر حال جو دوست تفسیر کبیر کی اشاعت میں حصہ لیں گے وہ

اللہ تعالیٰ کے نزدیک

### قرآن کریم کی اشاعت

میں حصہ لینے والوں میں شامل ہو کر ثواب کے مستحق ہوں گے۔ یہ دونوں جلدیں الشرکۃ الاسلامیہ نے شائع کی ہیں جس میں جماعت کے دوستوں کا روپیہ لگا ہوا ہے۔ اب تک یہ کمپنی نفع پیدا نہیں کر سکی مگر امید ہے کہ آہستہ آہستہ دوستوں کی کوشش سے نفع آنے لگ جائے گا۔ بعض پرانی تفسیریں بھی ابھی تک موجود ہیں۔ یعنی ان کی بعض کاپیاں ابھی قابل فروخت ہیں۔ وہ بھی دوست وہاں سے لے سکتے ہیں۔

اس سال سلسلہ کی تاریخ جو ۱۸۸۰ء تک کی ہے شائع ہو چکی ہے۔ میں نے بیماری کے باوجود اس کو ایک نشست میں ختم کرنے کی کوشش کی ہے۔ میری خواہش تھی کہ اب تک کی ساری تاریخ احمدیت چھپ جاتی۔ لیکن ابھی صرف ۱۸۸۰ء تک کی تاریخ چھپی ہے۔ دوست اس سے فائدہ اٹھائیں۔ یہ کام سلسلہ کے چندہ سے ہی کیا گیا ہے۔

اس کے بعد میں جماعت کے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش تھی کہ ریویو آف ریلیجنز دس ہزار کی تعداد میں شائع ہوا کرے۔ لیکن اب تک باوجود پوری کوشش کے اس کی تقریباً ایک ہزار کی اشاعت ہوتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ باوجود صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کی اعانت کے اس کا اتنی کم تعداد میں شائع ہونا اس کے عملہ کی

### غفلت کی علامت

ہے۔ میں آئندہ سال کے لئے مولوی جلال الدین صاحب شمس اور چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کی کمیٹی مقرر کرتا ہوں۔ کہ وہ ہر ماہ میرے پاس رپورٹ کیا کریں۔ کہ ریویو آف ریلیجنز کی ترقی کے لئے کیا کوشش کی جا رہی ہے

سلسلہ کے آرگن الفضل کے متعلق بھی میں ہمیشہ توجہ دلاتا رہا ہوں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس نے بہت ترقی کی ہے۔ لیکن اس کے باوجود اب بھی اس کی اشاعت اتنی نہیں ہوئی جتنی ہونی چاہیئے۔ جماعت کی تعداد خدا تعالیٰ کے فضل سے پندرہ لاکھ سے بھی اوپر جا چکی ہے۔ مگر ابھی تک الفضل کی اشاعت تین ہزار کے قریب ہی ہے۔ حالانکہ چاہیئے تھا۔ آہستہ آہستہ یہ تعداد بہت بڑھ جاتی۔ بڑی مشکل یہ ہے کہ ہر غریب آدمی سالانہ قیمت اکٹھی نہیں دے سکتا

اس کے لئے جو مقامی ایجنٹ ہوتے ہیں۔ وہ بڑی مدد دیتے ہیں۔ ڈیڑھ آنہ روزانہ دینا پڑتا ہے۔ اور اتنی رقم بہت سے لوگ آسانی سے مہیا کر سکتے ہیں۔ لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بعض مقامی ایجنٹس الفضل کے ساتھ دیانتدارانہ برتاؤ نہیں کرتے رہے۔

یہ بات ہماری

### جماعت کے اصول کے خلاف

ہے۔ ہماری جماعت ہمیشہ دیانتداری میں اول درجہ پر رہی ہے۔ میں نے پہلے بھی کئی بار قصہ سنایا ہے کہ چنیوٹ کے علاقہ کا ایک غریب آدمی تھا اب تو وہ فوت ہو گیا ہے۔ جب وہ احمدی ہوا تو اس کے رشتہ دار جو چوری کے عادی تھے۔ ایک دفعہ بھینس چرا کر لائے۔ بھینس اندر بندھی ہوئی تھی۔ بھینس کے مالک کھوج لگاتے ہوئے آئے۔ اور ان سے کہنے لگے۔ ہمیں ہماری بھینس واپس دے دو۔ اس کے باپ اور بھائیوں نے کہا ہم آپ کی بھینس چرا کر نہیں لائے۔ بھینس کے مالکوں نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ بھینس کا کھوج تمہارے گھر تک آیا ہے لیکن چوروں نے پھر بھی انکار کیا۔ اور کہا ہم قسم کھا کر کہتے ہیں کہ ہم نے تمہاری بھینس نہیں چرائی۔ مالکوں نے کہا۔ ہمیں تمہاری قسم کا اعتبار نہیں۔ فلاں احمدی ہے وہ اگر کہہ دے کہ تم ہماری بھینس نہیں لائے تو ہم واپس چلے جائیں گے۔ فلاں کے باپ اور بھائی اسے اندر لے گئے۔ اور وہاں جا کر اسے خوب مارا۔ اور کہا تم باہر جا کر کہہ دو۔ کہ ہمارے پاس بھینس نہیں۔ لیکن اس نے کہا بھینس اندر بندھی ہے۔ پھر میں کیسے کہہ دوں کہ تم بھینس چرا کر نہیں لائے انہوں نے اسے پھر مارا۔ اور کہا کہ تمہارا کیا حرج ہے۔ تم کہہ دو کہ ہمارے پاس بھینس نہیں۔ اور سمجھا کہ اب مار کھا کر وہ ہمارے منشاء کے مطابق گواہی دے دے گا۔ لیکن جب وہ اسے باہر لائے۔ اور کہا بتاؤ کیا ہم ان کی بھینس چرا کر لائے ہیں۔ تو اس نے کہا ہاں وہ اندر کھڑی ہے۔ غرض

### احمدیوں کی دیانت

دور سے مشہور چلی آئی ہے۔ مگر الفضل کے بعض ایجنٹوں نے اس پر دھبہ لگا دیا ہے۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملنے کے لئے ایک شخص آیا۔ اور لوگوں نے کہا حضور یہ شخص بڑا مخلص ہے۔ اس کے پاس آنے کا کرایہ نہیں تھا۔ مگر پھر بھی یہ اپنے شوق کی وجہ سے بغیر ٹکٹ کے ہی آ گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی پگڑی میں روپے باندھا کرتے تھے۔ آپ نے جھٹ اپنی پگڑی کا کنارا کھولا اور اس میں سے ایک روپیہ نکال کر اس شخص کو دیا اور فرمایا کہ اب آپ ٹکٹ لے کر جائیں۔ کیونکہ گورنمنٹ کی چوری بھی ویسی ہی ہے جیسے کسی فرد کی چوری۔ آپ سمجھتے ہوں گے کہ گورنمنٹ بڑی مالدار ہے۔ اگر میں نے اس کی چوری کر لی تو کیا ہوا لیکن کسی غریب آدمی کی چوری کرنا۔ اور گورنمنٹ کی چوری کرنا

### خدا تعالیٰ کے نزدیک دونوں برابر ہیں

اب یہ روپیہ لیں۔ اور جاتی دفعہ اس کا ٹکٹ خرید لینا۔

میں ہر سال جماعت کی تبلیغی سرگرمیوں کے کچھ نہ کچھ واقعات بیان کیا کرتا ہوں۔ اس سال فلپائن میں خدا تعالیٰ نے ہمیں ایک جماعت دے دی ہے یہ وہ علاقہ ہے۔ جس میں حضرت عثمان رضؓ کے زمانہ میں مسلمان پہنچے۔ بعد میں جب اسے سپین اور پرتگال نے فتح کیا۔ تو انہوں نے ملک کو جبراً عیسائی بنا لیا۔ اور تلواریں گردنوں پر رکھ کر کہا کہ جو شخص بپتسمہ نہیں لے گا ہم اسے قتل کر دیں گے۔ چنانچہ لوگ ڈر گئے۔ اور انہوں نے عیسائیت اختیار کر لی۔ اب سارا ملک عیسائی ہے سپین اور پرتگال کی طرح فلپائن کے عیسائی بھی رومن کیتھولک ہیں۔ جو بہت متعصب ہوتے ہیں۔ میری خواہش تھی کہ سپین اور فلپائن میں

### دوبارہ اسلام کی اشاعت

کی جائے۔ میں نے تحریک جدید کو جن کے سپرد غیر ملکوں میں تبلیغ کا کام ہے توجہ دلائی۔ اور انہوں نے پچھلے سال کے شروع سے ہی فلپائن میں تبلیغ شروع کر دی۔ فلپائن کی گورنمنٹ چونکہ رومن کیتھولک پادریوں کے ماتحت ہے۔ اس لئے اس کی طرف سے تبلیغ میں روکیں ڈالی گئیں اور ہمارے مبلغ کو وہاں جانے کی اجازت نہ دی گئی قاعدہ یہ ہے کہ جس حکومت سے کوئی شخص باہر جائے وہ پاسپورٹ نہ دیتی ہے

اور جس حکومت میں جانا ہو۔ اگر اس کے ساتھ
کوئی معاہدہ نہ ہو۔ کہ اس ملک میں ویزا کی ضرورت
نہیں۔ تو جانے والے کو علاوہ اپنے ملک سے پاسپورٹ
لینے کے اس ملک کا ویزا بھی لینا پڑتا ہے۔ لیکن
فلپائن گورنمنٹ ویزا دینے سے انکار کر دیتی تھی
نتیجہ یہ ہوتا تھا۔ کہ ہمارے آدمی وہاں نہیں
پہنچ سکتے تھے۔ چونکہ

## بیرونی ممالک کی تبلیغ

کا کام تحریک جدید کے سپرد ہے۔ اس لئے انہوں
نے اس طرف توجہ کی اور فلپائن میں لٹریچر بھیجنا
شروع کر دیا اور اس کے ذریعہ بعض لوگوں کے
دلوں میں احمدیت سے دلچسپی پیدا ہو گئی جب
اس طرح میدان کچھ ہموار ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے
ایک اور سامان پیدا کر دیا۔ اور وہ یہ کہ برٹش
بورنیو میں ہمارے ایک نہایت مخلص دوست
ڈاکٹر بدرالدین صاحب کام کر رہے ہیں۔ وہ
خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کے بڑے
لڑکے ہیں۔ اور احمدیت کے عاشق صادق
ہیں۔ چندہ بھی بڑا دیتے ہیں۔ اور تبلیغ بھی
بڑی کرتے ہیں۔ ان میں قربانی کا بڑا جوش ہے
وہ اب بھی یورپ کے ملکوں کو سو سو پونڈ بھجوا
دیتے ہیں۔ تاکہ وہاں مساجد تعمیر کی جائیں۔ اور

## مبلغوں کو اخراجات

مہیا کئے جائیں۔

باوجود اس کے کہ وہاں کے انگریز گورنر
نے عملہ سے مل کر احمدیوں کے خلاف ایک
بڑا محاذ کھڑا کر دیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے دلیری
سے گورنر اور دوسرے لوگوں کا مقابلہ کیا۔
اور اس علاقہ کے بعض لوگوں کو جہاں گورنر
چاہتا تھا کہ احمدیت نہ پھیلے۔ اپنے پاس بلا کر
تبلیغ کی۔ خدا تعالیٰ نے ان کی تبلیغ میں برکت ڈالی
اور اس کے نتیجہ میں وہاں کے کچھ لوگ احمدی
ہو گئے۔ جن کی معرفت انہوں نے اس علاقہ
میں مسجد اور جماعت بنانے کی کوشش کی
ایک علاقہ کے ڈپٹی کمشنر نے ہمارے ایک مبلغ
محمد سعید انصاری کو جو یہاں سے گئے ہوئے
ہیں۔ اپنے علاقہ میں تبلیغ سے باز رکھنے کی کوشش
کی اور انہیں دھمکی دی۔ کہ میں تمہیں گرفتار کر لوں گا
ہم نے انگلستان کی حکومت سے احتجاج کیا
چونکہ اس ملک میں ظاہری طور پر رواداری
بہت ہے اس لئے وہاں کی حکومت نے
گورنر سے جواب طلب کیا۔ اور دریافت
کیا کہ احمدی مبلغ کے رستہ میں کیوں روکیں
پیدا کی جا رہی ہیں۔ گورنر نے

## عام قاعدہ کے مطابق

ڈپٹی کمشنر سے رپورٹ مانگی۔ اور چونکہ اس
نے خود غلطی کی تھی۔ اس لئے لازماً اس نے اپنے
بچاؤ کے لئے جھوٹ بولا۔ کہہ دیا کہ میں نے
انصاری صاحب کو تبلیغ سے نہیں روکا۔ بلکہ
انصاری صاحب نے ملک میں بغاوت پھیلانے
کی کوشش کی تھی۔ اور میری ہتک کی تھی اسلئے
میں نے انہیں تنبیہ کی ہے۔ انگریزی دستور کے
مطابق گورنر نے اس جواب کو صحیح تسلیم کیا۔
اور وہ جواب انگلستان کی حکومت کو
بھجوا دیا۔ اس پر حکومت انگلستان نے ہمارے
پاس معذرت کر دی۔ ہم نے اپنے مبلغ کو سمجھا
دیا کہ حکومت کے افسروں سے نرمی سے
برتاؤ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ آخر اختیار ان کے
پاس ہے۔ اس وجہ سے اس علاقہ میں کچھ
نرمی تو ہوئی۔ مگر ہمارے مبلغ کو تبلیغ میں بہت
سی دقتیں پیش آگئیں۔ لیکن ہم نے صبر سے
کام لیا۔ اور آہستہ آہستہ اپنی تبلیغ کو جاری
رکھا۔ جس میں ڈاکٹر بدرالدین صاحب کا بہت
کچھ دخل تھا۔ چنانچہ اب خدا تعالیٰ کے
فضل سے اس علاقہ میں ایک جماعت گو بڑی
نہیں قائم ہو گئی ہے۔ فلپائن جو بہت سے
جزیروں کا مجموعہ ہے۔ اس کا ایک جزیرہ
برٹش بورنیو کے بالکل قریب ہے جہاں
ڈاکٹر بدرالدین صاحب رہتے ہیں۔ ان کے
دل میں خیال پیدا ہوا۔ کہ فلپائن والے ربوہ
سے تو مبلغ آنے نہیں دیتے۔ لیکن میں جو یہاں
ایک ڈاکٹر کی حیثیت رکھتا ہوں۔ اگر وہاں
چلا جاؤں۔ تو شاید میرے رستہ میں کوئی
روک نہ ڈالی جائے۔ چنانچہ وہ اپنی پریکٹس
کا نقصان کر کے وہاں گئے۔ اور کچھ مہینے فلپائن
میں تبلیغ کے لئے وقف کئے۔ کچھ لوگ تو پہلے
ہی لٹریچر کے ذریعہ احمدیت کی طرف مائل ہو چکے
تھے۔ اور کچھ لوگوں کو ڈاکٹر بدرالدین صاحب
نے احمدی کیا۔ اور اس کے نتیجہ میں وہاں کی
جماعت تین سو سے زیادہ ہو گئی۔ اس جماعت
کے پریذیڈنٹ وہاں کے ہی ایک دوست ہیں۔
جن کا نام حاجی ابّا ہے جو بڑی قربانی اور تبلیغ
کرنے والے ہیں۔ ان کے ذریعہ وہاں

## اعلیٰ طبقہ کے لوگوں میں تبلیغ

ہو رہی ہے۔ پچھلے سال وہاں ایک جزیرہ کا
گورنر احمدی ہو گیا تھا۔ مگر چونکہ اس علاقہ
میں شورش بہت ہے اس لئے چند ماہ ہوئے۔
اسے قتل کر دیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون
مگر اللہ تعالیٰ نے کچھ دنوں کے بعد ایک ڈپٹی کمشنر
کو احمدی کر دیا۔

اب ڈاکٹر بدرالدین صاحب نے لکھا ہے۔ کہ
حاجی ابّا صاحب کو ربوہ بلوا کر کچھ مدت دینی
تعلیم دی جائے۔ تاکہ وہ واپس آ کر اس ملک
میں تبلیغ کو زیادہ وسیع کر سکیں۔ چنانچہ میں نے

## تحریک جدید کو ہدایت

دے دی کہ ان کے یہاں بلانے کا انتظام کیا
جائے۔ مگر تحریک جدید والوں نے مجھے اطلاع
دی ہے۔ کہ حاجی ابّا صاحب نے لکھا ہے کہ چونکہ
میں سرکاری ملازم ہوں۔ میں ربوہ نہیں آ سکتا میں
ایک اور نوجوان کو تیار کر کے بھجوا رہا ہوں۔
جونہی اس کا پاسپورٹ بن گیا۔ میں اسے پاکستان
بھجوا دوں گا۔ اس عرصہ میں فلپائن کا ایک مخلص
احمدی اسامہ نامی (باوجود گورنمنٹ کی روکوں
کے) فلپائن سے بھاگ کر برطانوی بورنیو میں آ گیا
اور وہاں سے ملایا ہوتا ہوا ربوہ پہنچ گیا
اور اب یہاں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ اس کی صحت
کچھ خراب ہے۔ تحریک جدید اس کا علاج لاہور
میں کروا رہا ہے۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ
اسے شفا بھی دے اور پھر اپنے ملک میں کام کرنے کی
توفیق بھی دے۔ (بعد کی اطلاع ہے کہ لاہور کے
ڈاکٹروں نے اس کی مرض کو تشخیص نہیں کیا اور
چونکہ وہ بیماری فلپائن میں بہت ہوتی ہے۔
اس لئے اسے واپس فلپائن بھجوا دیا گیا ہے۔ تاکہ
معلوم ہو سکے۔ کہ اسے کیا مرض ہے۔ اور اس کا
صحیح علاج ہو سکے)

## بڑی خوشی کی بات

یہ ہے کہ وہاں کے زنانہ کالج کی کئی لڑکیاں
بھی احمدی ہو گئی ہیں۔ اور جو نوجوان احمدی ہوئے
ہیں۔ ان کا بیشتر حصہ یونیورسٹی کے طالب علموں
کا ہے۔ اور ان میں سے ایک اور نوجوان جیسا کہ
حاجی ابّا صاحب نے لکھا ہے ربوہ آنے کی کوشش
کر رہا ہے۔ لیکن حکومت روک پیدا کر رہی ہے
خدا کرے کہ وہ یہاں پہنچنے میں کامیاب ہو
جائے۔ اور یہاں پہنچ کر اپنے ملک میں تبلیغ کرنے
کے لئے کامیاب مبلغ بن جائے اس وقت
تک وہاں احمدیوں کی تعداد خدا تعالیٰ کے
فضل سے ۳۵۱ تک پہنچ گئی ہے اور اس سال
۵۴ افراد کی نئی بیعت آئی ہے۔

امریکہ میں زیادہ تر حبشی لوگ مسلمان ہو رہے
ہیں۔ اور ان میں سے بعض نہایت ہی مخلص ثابت
ہوئے ہیں۔ انہوں نے اس سال اپنی سالانہ کانفرنس
میں تبلیغ کرنے اور وصیت کی تحریک کو ہر احمدی
تک پہنچانے کا اقرار کیا ہے۔ خدا تعالیٰ ان کا
حامی و ناصر ہو۔ اور احمدیت کو جلد تر اس ملک
میں پھیلائے۔ اس وقت تک کچھ سفید آدمی
بھی احمدیت میں داخل ہوئے ہیں جن کی تعداد
تیرہ ہے۔ ان میں سے ایک کینیڈا کا ریٹائرڈ
فوجی افسر ہے۔ کینیڈا، امریکہ کا وہ حصہ ہے
جو انگریزوں سے وابستہ ہے۔ ایک عورت
جو سفید فام لوگوں میں سے احمدی ہوئی ہے
اور نہایت مخلص اور تبلیغ کا جنون رکھتی ہے۔
اس نے ہمارے مبلغ شکر الٰہی صاحب سے
شادی کر لی ہے۔ اس کے والدین ابھی احمدی
نہیں ہوئے۔ دوست دعا کریں۔ کہ وہ بھی
احمدی ہو جائیں۔ اور اس کے خاندان میں امن
قائم ہو جائے۔ ایک جہازوں کا کمانڈر بھی
احمدی ہوا ہے۔ اس طرح آہستہ آہستہ
سفید فام لوگوں میں بھی احمدیت پھیلنے لگ
گئی ہے۔ ایک حبشی نوجوان وہاں کی ایک اعلیٰ
یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ امید ہے کہ
جب وہ تعلیم سے فارغ ہو گا۔ تو اپنے

## ملک میں تبلیغ کا بہت بڑا ذریعہ

ثابت ہو گا۔

انگلستان میں گو سب سے پہلے تبلیغ شروع
ہوئی تھی۔ مگر وہاں بہت کم لوگ احمدی ہوئے
ہیں۔

اب موجودہ امام مسجد لنڈن مولود احمد خان
صاحب کے ذریعہ سے تعلیم یافتہ طبقہ میں تبلیغ شروع
ہو گئی ہے اور چند بیعتیں بھی آئی ہیں۔ اب تازہ
اطلاع یہ آئی ہے۔ کہ ایک نوجوان جو پچھلے سفر میں
مجھے بھی ملا تھا۔ ایک پاکستانی احمدی مرتد نے
اسے ورغلانے کی کوشش کی اس نے مرکز انگلستان
میں خط لکھا کہ فلاں پاکستانی نوجوان نے مجھے
ورغلانے کی کوشش کی تھی۔ اگر میں نے سوچ سمجھ
کر احمدیت قبول نہ کی ہوتی تو یہ شخص مجھے ورغلانے
میں ضرور کامیاب ہو جاتا۔ لیکن میں اس کی تمام
باتوں کو لغو سمجھتا ہوں۔ (اب ایک نیا مبلغ
بھی انگلستان بھیج دیا گیا ہے۔ جو امید ہے پہنچ
چکا ہو گا۔ میرا منشاء ہے کہ انگلستان میں دو
اور مقامات پر جن کے جنوباً اور شمالاً ہر جگہ
اسلام کا اثر ہو۔ مساجد تعمیر کی جائیں۔ میں نے
اس کے متعلق مولود احمد صاحب کو ہدایت بھجوا
دی ہے مگر مولود صاحب جہاں تبلیغ میں نہایت
ہی اعلیٰ ثابت ہوئے ہیں۔ وہاں

## مساجد کی تعمیر

کے سلسلہ میں ان کی ذہانت بالکل ناکام رہی ہے
چھوٹے چھوٹے کاموں پر بھی وہ بہت دیر لگا دیتے
ہیں ان کے مقابلہ میں جرمنی کے مبلغ چوہدری عبداللطیف
صاحب نہایت کامیاب ثابت ہوئے ہیں۔
انہوں نے نہ صرف ہمبرگ میں مسجد بنائی ہے
بلکہ فرینکفورٹ میں بھی جو جرمنی کا بڑا شہر ہے
مسجد کے لئے زمین خرید لی ہے اور ان کا جو تازہ
خط آیا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ میں یہاں سے
مسجد بنوانے کے لئے فرینکفورٹ جا رہا ہوں۔
سوئٹزرلینڈ میں شیخ ناصر احمد صاحب کام کر رہے
ہیں انتظامی لحاظ سے وہ بھی مولود صاحب کی طرح
بہت کمزور ہیں لیکن تبلیغی لحاظ سے بڑے اعلیٰ
درجہ کے ہیں۔ ان کے ذریعہ سے سوئٹزرلینڈ
کے ساتھ ملتے ہوئے جرمن اور آسٹرین علاقہ
میں اسلام کی تبلیغ ہو رہی ہے۔ اور کئی لوگ
اسلامی تعلیم سے دلچسپی لے رہے ہیں۔ مسٹر کنزے
نے جو جرمنی کے سب سے پہلے مسلمان ہیں۔ لکھا
ہے کہ وہ اس سال جلسہ سالانہ پر آنا چاہتے
ہیں۔ مجھے بتایا گیا ہے۔ کہ وہ یہاں پہنچ گئے ہیں
اور جلسہ میں موجود ہیں۔ لطیف صاحب نے انکی
تعریف کی ہے۔ اور لکھا ہے کہ تبلیغ میں یہ بہت

اچھے ہیں مگر

## جرمن نو مسلموں کی درخواست

آتی ہے۔ کہ ہمیں پاکستانی مبلغ بھیجیں چنانچہ لطیف صاحب کی مدد کے لئے ہم ایک نیا مبلغ بھجوا رہے ہیں۔

سکنڈے نیویا جو روس سے ملتا ہوا یوروپین علاقہ ہے۔ جرمنی، ہالینڈ اور بلجیم کے شمالی شمال مشرق میں واقع ہے۔ اور انگلستان کے شمال مشرق میں اس علاقہ کی ایک حکومت فن لینڈ کہلاتی ہے۔ کئی لاکھ ترک اس علاقہ میں سینکڑوں سال سے بس رہا ہے۔ یہ لوگ گو احمدی نہیں ہوئے مگر انہوں نے احمدی مبلغ کو بلا کر تقریریں کرائی ہیں۔ دوسری حکومت اس علاقہ کی سویڈن کہلاتی ہے۔ چونکہ یہ لوگ مالدار ہیں۔ اور متعصب عیسائی ہیں اس لئے وہاں کی رہائش بڑی مہنگی ہے۔ ہمارا ارادہ تھا۔ کہ سویڈن میں مسجد بنائیں۔ لیکن ایک جرمن نومسلم نے لکھا ہے کہ میں نے ناروے کے دارالحکومت اوسلو میں ایک جگہ تجویز کی ہے۔ بہتر ہو گا کہ وہاں مسجد بنائی جائے۔ اس کے متعلق ہم نے وہاں کے مبلغ کمال یوسف صاحب کو جو میرے سالے کے لڑکے ہیں۔ ہدایت کر دی ہے کہ وہ اسے دیکھ کر رپورٹ کریں۔ اگر وہ مناسب جگہ ہو تو اسے

## خرید لیا جائے

اور مغربی افریقہ کی جماعت کو مسجد کی تعمیر کیلئے تحریک کی جائے۔ چونکہ ہمارے ملک کی ایکسچینج کی حالت اچھی نہیں۔ اور حکومت پونڈ باہر نہیں جانے دیتی۔ اس لئے مسجدوں کی تعمیر میں دقت پیش آسکتی تھی لیکن اللہ تعالےٰ نے ہم پر یہ فضل کیا ہے۔ کہ اس نے ہمیں مشرقی اور مغربی افریقہ میں ایسی جماعتیں دے دی ہیں۔ جن میں سے بعض بہت مالدار ہیں۔ مغربی افریقہ میں بعض چیف ایسے ہیں۔ جن کی زمینوں میں سے ہیرے کی کانیں نکلی ہیں! اور مشرقی افریقہ میں

## احمدیت کی مدد کی تحریک

اللہ تعالےٰ نے بعض سکھوں کے دلوں میں پیدا کر دی ہے۔ چنانچہ یوگنڈا کے علاقہ میں ایک بڑا شہر جنجہ ہے وہاں ایک مسجد کی تعمیر کے لئے ایک سکھ تاجر نے بہت سا سامان دیا ہے۔ اور ساتھ ہی اس نے وعدہ کیا ہے کہ یوگنڈا میں جتنی مساجد بھی بنائی جائیں گی میں ان کے لئے لوہا، لکڑی اور سیمنٹ مہیا کرنے میں پوری مدد دوں گا۔ یہ نوجوان سکھ رنگ قوم میں سے ہے جو قادیان کے گرد بستی ہے۔ یہ

## خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے

گو وہ بیرونی ملکوں میں مساجد کی تعمیر کے سلسلہ میں غیر مسلموں کے دلوں میں بھی امداد کی تحریک کر رہا ہے۔ گو وہ جماعتیں امیر ہیں۔ لیکن اتنی امیر نہیں کہ سارے علاقوں میں مساجد تعمیر کر سکیں۔ ایک نوجوان مشرقی افریقہ سے آیا تھا۔ اس نے کہا کہ اس سکھ نوجوان نے اتنی مدد کی ہے کہ ہمارا دل چاہتا ہے کہ مسجد کا افتتاح اس سے کروایا جائے۔

میں نے اس کے متعلق شیخ مبارک احمد صاحب سے جو وہاں کے رئیس التبلیغ ہیں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ وہاں غیر مسلموں کے متعلق اتنا تعصب ہے کہ اگر ہم نے ایسا کیا تو ہماری تبلیغ کے رستہ میں بڑی مشکلات پیش آجائیں گی چنانچہ سوچ کر ہم نے یہ تجویز نکالی کہ

## مسجد کا افتتاح

تو احمدی مبلغ کرے مگر افتتاحی تقریب کا صدر اس سکھ کو بنا دیا جائے۔ تاکہ وہ اسلام کے اور زیادہ قریب آجائے اور اس کا دل بھی خوش ہو جائے۔ کہ اس کی قدر کی گئی ہے۔ اس جلسہ کے موقعہ پر ماریشس کی جماعت کا ایک نمائندہ بھی آیا ہوا ہے۔ جس نے ابھی میری اجازت سے اپنی جماعت کی طرف سے ایڈریس پڑھا ہے یہ جماعت میری خلافت کے ابتداء میں قائم ہوئی تھی اب وہاں کئی فتنے پیدا ہو رہے ہیں۔ اور ماریشس کے احمدی ان کا مقابلہ کر رہے ہیں مگر چونکہ حکومت بھی مخالف ہے۔ اس لئے کچھ دقتیں پیدا ہو رہی ہیں (بعد میں وہاں کے گورنر کی چٹھی دفتر تبشیر میں آئی جس میں خود اس نے ایسی تجاویز بتائی ہیں جن سے ان کی مشکلات بھی دور ہو جائیں اور قانون کے اعتراضات بھی نہ رہیں) ماریشس سے پہلے سیلون میں جماعت قائم ہوئی تھی۔ اور سیلون کے مبلغ یعنی حافظ صوفی غلام محمد صاحب رض کو ہی میں نے ماریشس بھجوایا تھا۔ سیلون میں بھی بعض فتنے پیدا ہو رہے ہیں اور تامل بولنے والے ہندوستانی بڑی مخالفت کر رہے ہیں۔ جو وہاں کثرت سے ہیں۔ گو ملک کے اصلی باشندوں کی زبان سنہالیز ہے مجھے ایک خواب میں بتایا گیا تھا۔ کہ سنہالیز زبان کیطرف توجہ کرو۔ چنانچہ اس زبان میں ہمارے مبلغ نے وہاں لٹریچر شائع کیا۔ پہلے یہ خیال کیا گیا تھا کہ زبان کا نام سنگھالی ہے۔ مگر بعد میں پتہ لگا کہ اس کا نام جیسا کہ خواب میں بتایا گیا تھا سنگھالی نہیں۔ سنہالیز ہے۔ وہاں کے اصلی باشندے بھی یہی زبان بولتے ہیں اور چونکہ ہماری پالیسی یہ ہے کہ اصل باشندوں کی تائید کیجائے اسلئے میں نے مبلغ کو تاکید کی تھی کہ سنہالیز زبان میں لٹریچر شائع کیا جائے۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اصل باشندے تو ہماری تائید میں ہوگئے مگر تامل بولنے والے ہندوستانی جو اکثریت میں ہیں۔ ہمارے خلاف ہوگئے۔ اب پیغام آیا ہے کہ دوست دعا کریں کہ

## اللہ تعالےٰ

یہاں کی مشکلات دور کرے۔ اور جماعت کو مسجد بنانے کی توفیق دے۔

اس امر کا ذکر کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ قادیان جانے میں، پاکستانی احمدیوں کیلئے بڑی مشکلات ہیں پہلے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر کئی کئی سو آدمی قادیان چلا جاتا تھا لیکن چند سال سے ہندوستان کی حکومت نے ویزا دینے سے انکار کر دیا ہے۔ چنانچہ اس سال بھی احمدی وہاں نہیں جا سکے۔ مگر حال ہی میں ہندوستان کی حکومت نے پاکستانی حکومت کی وساطت سے لکھا ہے کہ اب وہ ویزا دینے کے لئے تیار ہے۔ چونکہ قادیان کا جلسہ سالانہ اب گذر چکا ہے۔ اس لئے حکومت ہندوستان کے ویزا دینے سے اب کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ ہندوستان کی اس تنگ دلی پر ہمیں بہت افسوس ہے۔ اس سال پاکستان گورنمنٹ نے سینکڑوں سکھوں کو ویزا دیا تھا اور وہ ننکانہ دیکھ کر گئے ہیں۔ اسی طرح اگر ہر سال جلسہ سالانہ پر احمدی قادیان جائیں تو ہندوستان کی ۳۶ کروڑ آبادی کی حکومت ہے اس کا وہ نقصان ہی کیا کر سکتے ہیں۔ بلکہ قادیان کی اردگرد کی سکھ آبادی احمدیوں کی تائید میں ہے اگر علاقہ کے لوگ احمدیوں سے کوئی خطرہ محسوس نہیں تے تو حکومت باوجود اتنی بڑی ہونے کے کیوں سوس کرتی ہے۔ ایک سکھ نے جو بڑا اثر رکھتا ہے اور وہ کانگرس کا بھی ممبر رہ چکا ہے۔ لکھا ہے کہ میں کوشش کر رہا ہوں کہ جلسہ کے موقع پر مجھے پاکستان آنے کی اجازت مل جائے۔ اگر میں پاکستان آیا تو ربوہ آنے کی کوشش کروں گا۔ وہ اپنی قوم میں بھی اور کانگرس میں بھی بااثر آدمی ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ اس کا دل کھول دے تو ممکن ہے کہ وہ کوشش کر کے احمدیوں کے متعلق حکومت کے رویہ کو بدل دے احمدی جماعت سیاسی جماعت کبھی نہیں ہوئی وہ ساری دنیا میں صرف مذہبی کام کرتی ہے زیادہ تر احمدی پاکستان میں رہتے ہیں مگر یہاں بھی کبھی اس نے کسی سیاسی پارٹی سے تعلقات قائم نہیں کئے۔ انہیں صرف اپنے اصول کے مطابق حکومت سے تعاون کرنا آتا ہے اس موقع پر مجھے ایک لطیفہ یاد آگیا ۱۹۵۳ء میں جبکہ سارے پنجاب میں فساد تھا۔ حکومت کے پاس رپورٹیں کی جاتی تھیں کہ احمدیوں نے اپنے بچاؤ کے لئے بڑا سامان رکھا ہوا ہے اس لئے گورنمنٹ کی طرف سے کبھی کبھی سی آئی ڈی کے افسر ربوہ آجاتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ ایک سی آئی ڈی کا افسر آیا۔ ایک پٹھان لڑکے کو اس نے دیکھا کہ وہ بیوقوف سا ہے اور اس کی تعلیم اچھی نہیں ہے۔ اس لئے اس نے خیال کیا کہ اس نوجوان سے بات معلوم ہو جائے گی۔ چنانچہ اس نے اسے کہا کہ تم مجھے وہ جگہ دکھاؤ جہاں تم نے لڑائی کا سامان رکھا ہوا ہے۔ اس لڑکے نے کہا تم میرے ساتھ آجاؤ چنانچہ اس لڑکے نے اس سی آئی ڈی کے افسر کو ساتھ لیا اور ایک مسجد میں لے گیا۔

## وہاں قرآن کریم کا درس

ہو رہا تھا اس لڑکے نے کہا یہ ہماری لڑائی کی تیاری ہے اس افسر نے کہا یہ کیا تیاری ہے۔ میں نے پوچھا تھا کہ وہ جگہ دکھاؤ جہاں تمہارے ہتھیار پڑے ہوئے ہیں۔ وہ لڑکا اسے پھر ایک اور مسجد میں لے گیا۔ وہاں بھی قرآن کریم کا درس ہو رہا تھا۔ اس افسر نے کہا تم نے پھر غلطی کی ہے تم مجھے وہ جگہ بتاؤ جہاں تم نے مقابلہ کے لئے سامان جمع کیا ہوا ہے۔ تم لوگ کمزور ہو اس لئے تم نے مقابلہ کے لئے ضروری تیاری کی ہوگی۔ وہ لڑکا کہنے لگا اچھا آؤ میں تمہیں اور جگہ دکھاؤں۔

## جہاں ہمارا فوجی سامان پڑا ہے

وہ افسر خوش ہو گیا اور اس کے ساتھ ہو لیا۔ چنانچہ وہ پھر اسے ایک اور مسجد میں لے گیا وہاں بھی قرآن کریم کا درس ہو رہا تھا۔ وہ افسر کہنے لگا۔ تم مجھے پھر ایسی جگہ لے آئے ہو جہاں قرآن کریم کا درس ہو رہا ہے۔ اس لڑکے نے کہا ہمیں تو یہی فوجی سامان دیا جاتا ہے اور یہ میں نے تمہیں دکھا دیا ہے۔ باقی رہا ظاہری سامان۔ سو ہمیں تو یہ سبق دیا جاتا ہے کہ سر جھکاؤ اور مار کھاؤ۔ یہ کہہ کر اس نے اپنے سر سے ٹوپی اتاری اور اپنے سر پر چپت مار کر سر جھکا لیا اور کہا ہمیں تو بس یہی سکھایا جاتا ہے کہ مخالف کے آگے اپنا سر جھکا دو۔ وہ افسر کہنے لگا اس طرح تو لوگ تمہیں مار دیں گے۔ وہ پٹھان لڑکا کہنے لگا پھر کیا ہوگا ہمیں شہادت ہی نصیب ہو گی اور کیا ہوگا۔ اس پر وہ افسر مایوس ہو کر چلا گیا۔ وہ افسر سمجھتا ہوگا کہ شاید یہ لڑکا بہت بیوقوف ہے۔ لیکن تھا وہ بڑا عقلمند۔ دین کے لئے مارا جانا عزت کی بات ہوتی ہے۔ ذلت نہیں ہوتی قرآن کے ذریعہ مقابلہ کرنا ہی سب سے بڑا ہتھیار ہے۔ تلوار اور بندوق قرآن کریم کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ جس کے ساتھ قرآن ہے اس کے ساتھ سب کچھ ہے اور جس کے ساتھ قرآن نہیں ساری دنیا کے توپ خانے ہوائی جہاز اور گولہ بارود بھی اس کے پاس موجود ہوں تو اسے کوئی فائدہ نہیں دے سکتے۔ جس کے پاس قرآن کریم ہے اور جس کے پاس خدا ہے اسے دنیا کے کسی توپ خانے ہوائی جہاز، بندوقوں اور تلواروں کی ضرورت نہیں کیونکہ دنیوی توپ خانے بندوقیں اور تلواریں خدا تعالےٰ کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ اس زمانہ میں ہوائی جہاز توپیں اور بندوقیں ہیں۔ لیکن کسی زمانہ میں صرف تلوار اور نیزہ سے ہی کام لیا جاتا تھا۔ اور سپاہیوں کی کثرت اور تنظیم کے ساتھ دنیا پر حکومت کی جاتی تھی اس زمانہ میں ایران کے ایک بادشاہ کو مدینہ کے یہودیوں نے ورغلایا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مذہب پھیلتا جا رہا ہے اور یہ عربوں کو اکسا کر ایران پر حملہ کرنا چاہتا ہے اس سے وہ دھوکہ میں آگیا

اور اس نے یمن کے گورنر کو لکھا کہ تم کچھ آدمی مدینہ بھیج کر محمد (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) کو گرفتار کر کے میرے پاس بھیج دو۔ گورنر نے کچھ آدمی مدینہ بھیجے کہ وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لے آئیں۔ وہ آدمی وہاں گئے تو انہوں نے

## رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

کو گورنر یمن کا پیغام دے دیا۔ آپؐ نے فرمایا ابھی کچھ ٹھہرو ہم پھر جواب دیں گے۔ چنانچہ تین دن آپ خدا تعالےٰ سے دعائیں کرتے رہے۔ اور ان سپاہیوں کو ٹلاتے رہے۔ تیسرے دن سفیروں نے جواب پر پھر اصرار کیا۔ اس وقت تک آپ پر وحی نازل ہو چکی تھی اور حقیقت حال نمایاں ہو چکی تھی۔ آپ گھر سے باہر نکلے اور سفیروں کو بلایا اور فرمایا۔ جاؤ اور اپنے گورنر سے کہدو کہ میرے خدا نے مجھے بتایا ہے کہ اس نے آج رات ایران کے بادشاہ کو مروا دیا ہے جب گورنر یمن کے سفیروں نے یہ بات سنی تو انہوں نے نادانی سے یہ سمجھا۔ کہ انہیں پتہ نہیں۔ ایران کے بادشاہ کی کیا حیثیت ہے اگر اس کو یہ جواب پہنچا۔ تو وہ سارے عرب کی اینٹ سے اینٹ بجا دے گا۔ اس لئے انہوں نے کہا آپ اپنے آپ پر اپنے قبیلہ پر اور اپنے ملک پر رحم کریں۔ گورنر نے وعدہ کیا ہے کہ اگر بغیر مزاحمت کے آپ ساتھ آجائیں۔ تو وہ بادشاہ کے پاس رحم کی درخواست کرے گا لیکن آپؐ نے فرمایا تم جاؤ اور میں نے جو کچھ کہا ہے۔ وہ گورنر تک پہنچا دو۔ چنانچہ وہ لوگ واپس چلے گئے۔ اور انہوں نے آپؐ کا پیغام گورنر یمن تک پہنچا دیا۔ وہ عقلمند آدمی تھا۔ اس نے جب یہ جواب سنا۔ تو کہنے لگا۔ اگر یہ بات درست ثابت ہوئی تو یقیناً

## وہ خدا تعالیٰ کا سچا نبی ہے

اور اگر اس نے یہ بات اپنے پاس سے کہی ہے تو پھر خدا ہی عرب پر رحم کرے۔ میں کچھ دیر انتظار کروں گا۔ اور ایران کی تازہ خبروں کو دیکھ کر فیصلہ کروں گا۔ گورنر کا دربار سمندر کے سامنے تھا چند دنوں کے بعد ایران کا ایک جہاز آیا۔ اور یمن کے ساحل پر اس نے لنگر ڈال دیا۔ اس جہاز سے ایک افسر اتر کر آیا۔ اور اس نے گورنر کو بادشاہ ایران کا ایک خط دیا۔ گورنر نے جب اس حکمنامہ کو دیکھا تو لفافہ پر ایک نئے بادشاہ کی مہر تھی پرانے بادشاہ کی مہر نہیں تھی۔ اس نے سفیروں کی طرف دیکھ کر کہا۔ مدینہ والا آدمی سچا نبی معلوم ہوتا ہے لفافہ پر دوسرے بادشاہ کی مہر ہے یہ کہکر اس نے لفافہ کھولا۔ اس میں ایران کے نئے بادشاہ کا حکم نامہ تھا۔ اور اس میں لکھا تھا کہ ہمارا باپ چونکہ سخت ظالم تھا۔ اس لئے آج رات ہم نے اسے مار دیا ہے اور خود بادشاہ بن گئے ہیں۔ اس لئے اب تم ہماری اطاعت کا اپنے افسروں سے اقرار لو اور یہ بھی یاد رکھو کہ ہمارے باپ نے تمہیں حکم دیا تھا کہ مدینہ کے مدعی نبوت کو گرفتار کر کے میرے پاس بھجوا دو۔ میں اس ظالمانہ حکم کو بھی منسوخ کرتا ہوں۔ اب مدینہ کے مدعی کو کچھ نہ کہو

## گورنر یمن پر اس کا ایسا اثر ہوا

کہ وہ فوراً ایمان لے آیا۔ اور اس پر ایسی پختگی سے قائم رہا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب عرب میں ارتداد پھیلا اور یمن کے علاقہ میں بھی اس کا اثر پہنچا تو اس گورنر نے بڑے اخلاص سے ارتداد کا مقابلہ کیا۔ اور حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کر لی۔ اس زمانہ میں ایران کی حکومت امریکہ کی موجودہ حکومت سے زیادہ طاقتور تھی۔ لیکن خدا تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا کو سنا اور ایران کے بادشاہ کو اس کے بیٹے کے ہاتھوں مروا دیا۔ اور بتا دیا کہ سب طاقتوں سے بڑی طاقت میں ہوں۔ پچھلے سال جلسہ سالانہ پر میں نے تحریک کی تھی کہ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کسی نیک صورت سے قادیان دلوا دے۔ مگر کراچی کے ایک اخبار نے میری اس تقریر کی غلط رپورٹ شائع کر دی۔ اور لکھا کہ ہم قادیان کو تلوار کے زور سے فتح کرنا چاہتے ہیں۔ اور ہائی کمشنر آف انڈیا نے یہ شکایت کی کہ اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ جماعت احمدیہ کے ہندوستان کے متعلق بد ارادے ہیں حالانکہ

## یہ بات بدیہی طور پر غلط تھی

تلوار تو ہمارے ہاتھ میں ہے ہی نہیں۔ اس لئے ہم تلوار کے زور سے قادیان کو کس طرح فتح کر سکتے ہیں۔ تلوار تو پاکستان کی حکومت کے ہاتھ میں ہے۔ اور وہ ہمارے ماتحت نہیں۔ ہم اس کے ماتحت ہیں اس حکومت کے فیصلہ کرنے والے اور لوگ ہیں قادیان کے دروازے اگر کھلے۔ تو وہ اللہ تعالےٰ ہی کھولے گا۔ اور خدا تعالےٰ اپنے کام فرشتوں کے ذریعہ سے کیا کرتا ہے جنہیں نہ تلواروں کی ضرورت ہے اور نہ انسانی مدد کی ضرورت ہے۔ جب اللہ تعالےٰ پاکستان پر مہربان ہوگا۔ اور اس پر فضل کرنا چاہے گا۔ تو وہ علاقے جہاں سے لوگ ہجرت کر کے آئے ہیں۔ پاکستان کو دلوا دے گا۔ مگر یہ کب ہوگا۔ خدا تعالےٰ کو ہی معلوم ہے۔ بہرحال خدا تعالےٰ جلد یا بدیر ہندوستان کی حکومت کو سمجھ دے دیگا کہ وہ ہندوستان کی جماعت احمدیہ کے متعلق شک کرے جو بہت پُرامن جماعت ہے اور پاکستان کے ساتھ بھی جھگڑا نہ کرے۔ کیونکہ پاکستان زور سے کام نہیں لینا چاہتا۔ بلکہ دلیل اور عقل سے کام لینا چاہتا ہے۔

اب میں

## زراعت کے متعلق

کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ غلہ کی زیادتی کا تعلق اتنا سیاست سے نہیں جتنا مذہب سے ہے۔ ہندوستان اور پاکستان دونوں جگہ غلہ کم پیدا ہو رہا ہے اور زرمبادلہ بیحد خرچ ہو رہا ہے۔ جس کی وجہ سے دونو ملک "غلہ زیادہ اگاؤ" پر زور دے رہے ہیں۔ مگر غلہ کے زیادہ ہونے کا تعلق آسمانی تدبیروں سے ہے زمینی تدبیروں سے نہیں۔ جماعت احمدیہ کی کثرت چونکہ پاکستان میں ہے۔ اس لئے ہماری جماعت کے زمینداروں کو بھی "غلہ زیادہ پیدا کرو" کی کوشش میں گورنمنٹ کے ساتھ تعاون کرنا چاہیئے کیونکہ اگر ملک کی اقتصادی حالت اچھی ہوگی تو جماعت کو بھی اس کا فائدہ پہنچے گا۔ مگر جیسا کہ میں نے کہا ہے اس کوشش کا تعلق آسمانی تدبیروں سے زیادہ ہے۔ پس ظاہری تدبیر کے علاوہ ہماری جماعت کو دعا سے بھی بہت کام لینا چاہیئے۔ تا خدا تعالےٰ ہمارے ملک پر رحم کرے اور اپنے فضل سے اسکی فصلوں میں برکت دے۔ تا کہ ہمارے ملک کی مصیبت دور ہو اور اس کی وجہ سے ہی ہماری مصیبت بھی دور ہو۔ قرآن کریم میں

## زراعت کے متعلق ایک اصول

بیان فرمایا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔ مثل الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ کمثل حبۃ انبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ واللہ یضعف لمن یشآء واللہ واسع علیم۔ (بقرہ ع ۳۶)

اس آیت میں زراعت میں ترقی کے امکانات پر بحث کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ بعض حالات میں یہ ممکن ہے کہ ایک دانہ سات بالیں نکالے اور ہر بالی میں ایک سو دانہ ہو یعنی ایک دانہ ۷۰۰ گنا ہو جائے پھر اس پر بس نہیں۔ اللہ تعالےٰ چاہے تو اس سے بھی زیادہ بڑھا دے۔ اس اصول کے مطابق دیکھا جائے تو چونکہ ہمارے ملک میں عام طور پر فی ایکڑ ۳۰ سیر بیج ڈالا جاتا ہے اگر ایک دانہ سے ۷۰۰ دانہ تک کی پیداوار ہو تو

## اس کے معنے یہ ہوں گے

کہ ایک ایکڑ سے ۳۰ × ۷۰۰ یعنی ۲۱۰۰۰ سیر اناج پیدا ہوگا۔ اور یہ ۵۲۵ من بنتے ہیں۔ گویا قرآنی اصول کے مطابق ۵۲۵ من فی ایکڑ پیداوار ہو سکتی ہے۔ اور آیت ظاہر کرتی ہے کہ اللہ تعالےٰ چاہے تو اسے اور بھی بڑھا سکتا ہے۔ لیکن اگر یہی اوسط سارے پاکستان میں پیدا ہونے لگ جائے۔ اور جو زیادتی کا وعدہ ہے وہ نہ بھی پورا ہو تب بھی پاکستان کی کاشت ہونیوالی زمین کے لحاظ سے ۲۵۰۲ ارب من صرف گندم پیدا ہو سکتی ہے۔ چاول وغیرہ اس کے علاوہ ہیں۔ اگر اتنا ہی ان کو سمجھ لیا جائے تو پچاس ارب من غلہ سالانہ پیدا ہو سکتا ہے۔ مشرقی اور مغربی پاکستان دونوں کو ملا کر ہمارے ملک کی کل آبادی ۸ کروڑ ہے۔ اور حساب کی رو سے صرف چھ من گندم سالانہ فی کس خرچ ہوتی ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ ہمیں سالانہ اڑتالیس کروڑ من غلہ کی ضرورت ہے لیکن ہمارے ملک میں ۵۰ ارب من غلہ پیدا ہو سکتا ہے۔ جو ضرورت سے سو گنے سے بھی زیادہ ہے۔ اور ۸ ارب آدمیوں کے لئے کافی ہو سکتا ہے گویا پاکستان جس کی آبادی کل آٹھ کروڑ ہے اس کو سارا سال خوراک دے کر اتنا غلہ اور چاول بچ سکتا ہے کہ غیر ملکوں میں بھیجکر اس سے کروڑوں کروڑ پونڈ زرمبادلہ کمایا جائے مگر ضرورت یہ ہے کہ صحیح طور پر محنت کی جائے اور خدا تعالےٰ سے دعائیں کی جائیں۔ اور جن ملکوں نے زراعت میں ترقی کی ہے۔ ان کی نقل کی جائے۔ ہمارا زمیندار محنت سے جی چراتا ہے۔ ورنہ وہ ایک دو ایکڑ کا مالک ہو کر بھی بڑے اعلےٰ درجہ پر اپنے خاندان کو پال سکتا ہے۔

## مجھے یاد ہے

ایکدفعہ میں قادیان میں سیر کے لئے گیا میرے ساتھ اور بھی بعض دوست تھے ہم بسراواں کی طرف جا رہے تھے۔ عام طور پر مجھے اپنے کھیتوں کا بھی پتہ نہیں ہوتا کہ کہاں ہیں چنانچہ ایک گواہی میں مجھ سے میرے ایک رشتہ دار نے ایک ایسے کھیت کے متعلق سوال کیا۔ جہاں سے میں اکثر گزرا کرتا تھا اور پوچھا کہ وہ کہاں ہے میں نے کہا مجھے تو علم نہیں اس پر اس کا وکیل ہنس پڑا اس کا مطلب یہ تھا کہ گویا میں جھوٹ بول رہا ہوں اس نے کہا۔ کیا آپ جلسہ پر جاتے ہوئے اس رستہ سے نہیں گزرتے میں نے کہا۔ ہاں میں اسی رستہ سے گزرتا ہوں۔ اس نے کہا۔ پھر آپ کو اس کھیت کا علم کیوں نہیں میں نے کہا۔ مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں۔ میں نے زمین کا کام اپنے بھائیؓ کے سپرد کیا ہوا ہے خود مجھے علم نہیں۔ کہ میری زمین کہاں ہے بلکہ ممکن ہے میرے بھائیؓ کو بھی اس کھیت کا علم نہ ہو۔ کیونکہ وہ بھی سارا دن

## دین کے کاموں میں لگے رہتے ہیں

لیکن بہرحال مجھے تو بالکل پتہ نہیں وکیل نے عدالت کو کہا کہ دیکھئے! اس کا مطلب یہ تھا۔ کہ یہ شخص جھوٹ بول رہا ہے وہ وکیل غیر احمدی ہے اور اب تک زندہ ہے بعد میں مجھے ملا تو کہنے لگا مجھے آپ کے حالات کا علم نہیں تھا۔ اس لئے میں نے اس قسم کا سوال کر دیا بعد میں معلوم ہوا کہ جو کچھ آپ نے کہا تھا وہ بالکل ٹھیک تھا۔ کیونکہ آپ اس طرف توجہ ہی نہیں کرتے بلکہ دین کے کاموں میں ہی لگے رہتے ہیں تو بسراواں جاتے ہوتے میں ایک کھیت کے پاس سے گزرا میں نے اسے دیکھ کر کہا کہ یہ کھیت کسی سکھ کا معلوم ہوتا ہے میرے ساتھی کہنے لگے آپ کو یہ کس طرح پتہ لگ گیا کہ یہ کھیت کسی سکھ کا ہے میں نے کہا اچھا کسی زمیندار کو بلاؤ اور اس سے پوچھو چنانچہ ایک زمیندار کو بلایا گیا اور اس سے دریافت کیا گیا کہ یہ کھیت کس کا ہے۔ تو اس نے بتایا کہ یہ کھیت

فلاں سکھ کا ہے پھر میں نے کہا یہ ساتھ والا کھیت کسی مسلمان کا ہے، وہ اس زمیندار نے اس بات کی بھی تصدیق کی ساتھ والے کہنے لگے آپ کو یہ کس طرح پتہ لگ گیا کہ یہ کھیت کسی سکھ کا ہے اور ساتھ والا کسی مسلمان کا ہے میں نے کہا مجھے پتہ ہے کہ سکھ محنت کرتا ہے اور مسلمان اپنے کھیت میں سارا دن حقہ پیتا رہتا ہے اس لئے مسلمان کی فصل خراب ہوتی ہے اور سکھ کی فصل اچھی ہوتی ہے چنانچہ اسی تجربہ کے ماتحت جب میں نے عمدہ فصل دیکھی تو میں نے سمجھ لیا کہ یہ کسی سکھ کا کھیت ہے اور جب میں نے اس کے ساتھ ہی ایک ردی فصل دیکھی تو میں نے سمجھا کہ یہ کسی مسلمان کا کھیت ہوگا۔ چنانچہ اس کی تصدیق بھی ہوگئی۔ اصل بات یہ ہے کہ

## ہمارا زمیندار محنت سے جی چراتا ہے

اور حقہ وغیرہ میں زیادہ وقت صرف کرتا ہے میں نے کئی دفعہ بتایا ہے کہ ہمارا مزدور عمارت بناتے ہوئے اینٹ اٹھاتا ہے تو اس کی یہ حالت ہوتی ہے کہ گویا اس کی کمر ٹوٹی ہوئی ہے۔ وہ آہستہ آہستہ جاکر ایک اینٹ کو اٹھاتا اور پھر اسے پھونک مار مار کر صاف کرتا ہے۔ پھر ٹوکری میں بڑے اطمینان سے رکھتا ہے۔ پھر دوسری اینٹ اٹھاتا ہے اور اس کے ساتھ بھی یہی کچھ کرتا ہے۔ اور پھر کوئی آدھ گھنٹہ میں ایک ٹوکری اٹھا کر معمار کے پاس پہنچاتا ہے۔ جب میں ۲۴ء میں انگلستان گیا تو ایک دن میں حافظ روشن علی صاحب سے پوچھا کہ کیا آپ نے یہاں کوئی عمارت بنتے دیکھی ہے۔ کہنے لگے ہاں دیکھی ہے۔ میں نے کہا کیا اس جگہ میں اور ہمارے ملک میں کوئی فرق ہے۔ کہنے لگے اس ملک میں تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا کسی عمارت کو آگ لگی ہوئی ہے۔ اور یہ لوگ اسے بجھانے کے لئے جا رہے ہیں۔ لیکن ہمارے ملک میں مزدور کیا اور معمار کیا سب اس طرح کام کرتے ہیں کہ گویا انہوں نے افیون کھائی ہوئی ہے۔ اگر زمیندار محنت سے کام کریں تو ایک ایکڑ کا مالک بھی بڑی اچھی طرح اپنے خاندان کو پال سکتا ہے مختلف ممالک میں پیداوار کا جو اندازہ لگایا گیا ہے۔ اس کے مطابق یورپ کے ملکوں میں اٹلی کی آمد سب سے کم ہے۔ لیکن وہاں بھی

## ۴۰۰ روپیہ فی ایکڑ آمد ہے

ہالینڈ میں تین ہزار روپے فی ایکڑ آمد ہے اور جاپان میں چھ ہزار فی ایکڑ آمد ہے۔ چونکہ ساری زمین کا ⅓ حصہ زیر کاشت لایا جاتا ہے۔ اس لئے اٹلی کے لحاظ سے ساری مملوکہ زمین پر ۴۰۰ روپے فی ایکڑ آمد ہونی چاہیئے اور ہالینڈ کی آمد کے حساب سے ساڑھے سات سو روپیہ فی ایکڑ آمدنی ہونی چاہیے اور جاپان کے لحاظ سے دو ہزار روپیہ فی ایکڑ آمد ہونی چاہیئے۔ تم سمجھ لو کہ اگر ہمارے ملک کے زمیندار اٹلی ہالینڈ اور جاپان کے زمینداروں جتنی محنت کریں تو ہمارا ملک کس قدر مالدار ہو سکتا ہے۔ اور ہماری جماعت کی تبلیغی کوششیں کتنی وسیع ہو سکتی ہیں۔ اگر ہمارے ملک کی پیداوار اٹلی جتنی بھی ہو تو جماعت کی موجودہ مقدار کے لحاظ سے ہمارا سالانہ چندہ ۵۰ لاکھ یا ایک کروڑ کے قریب ہو جاتا ہے۔ اور جوں جوں جماعت بڑھتی جائے گی۔ چندہ بھی بڑھتا جائے گا۔ اور ایک کروڑ سالانہ کی آمد پر ہم اسلام کو ساری دنیا پر غالب کرنے میں بڑی حد تک کامیاب ہو سکتے ہیں۔ پھر بڑی سہولت تو یہ ہے۔ کہ اگر اسی قدر پیداوار بڑھ جائے۔ تو پاکستان کے پاس زرمبادلہ اس قدر بڑھ جائے گا کہ وہ ہمیں مبلغوں کو بھیجنے کے لئے زیادہ سے زیادہ زرمبادلہ دے سکے گا۔ اور ان کی تبلیغ بڑی وسیع ہو جائے گی۔ لہذا اگر باہر والے بھی کوشش کریں تو ان کی مدد سے یورپ کے ہر بڑے شہر میں مساجد بن سکتی ہیں۔ اور یورپ جو اب تثلیث کا گڑھ ہے۔ آئندہ توحید کا علمبردار ہو جائے گا۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حکومت کی بجائے

## محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت

قائم ہو جائے گی۔ اور واحد خدا کی تبلیغ اس طرح روس میں کامیاب ہو جائے گی۔ جس طرح آج کل دہریت کی تبلیغ کامیاب ہو رہی ہے زراعت کی زیادہ پیداوار کے لئے کھاد کی ضرورت پر بھی زور دیا جاتا ہے۔ خصوصاً مصنوعی کھاد پر بہت زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ دو سال ہوئے امریکہ سے کچھ ماہرین زراعت آئے تھے۔ میں نے پاکستان کے بعض ماہرین زراعت کو ان کے پاس بھیجا تھا۔ انہوں نے کہا کہ تمہارے ملک میں مصنوعی کھاد غلط طریق پر استعمال کی جاتی ہے۔ ہمارا تجربہ یہ ہے کہ اگر مصنوعی کھاد میں نباتاتی یا حیوانی کھاد زیادہ مقدار میں نہ ملائی جائے۔ تو مصنوعی کھاد سے زمین خراب ہو جاتی ہے اور پیداوار ترقی نہیں کرتی۔ اور امریکہ کا پرانا تجربہ یہ بھی ہے کہ نباتاتی کھاد کے لئے برسیم کی بجائے جس پر ہمارے ملک میں زور دیا جاتا ہے

## سورج مکھی کی کاشت

پر زور دیا جائے۔ اور جب سورج مکھی کی فصل کچھ بڑی ہو جائے۔ تو ہل کے ذریعہ زمین میں دفن کیا جائے۔ تاکہ اس میں نباتاتی کھاد پہنچ جائے۔ اس وقت مصنوعی کھاد کی ایک دو ٹوکریاں بھی ڈال دی جائیں۔ تو وہ بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔ برسیم بے شک بہت اعلیٰ قسم کی کھاد ہے لیکن برسیم کا زیادہ مقدار میں پیدا کرنا بڑی محنت چاہتا ہے۔ وہ صرف چند کنال میں بوئی جا سکتی ہے۔ اس لئے اگر وہ برسیم سے دس حصے کم بھی فائدہ دیتی ہو تب بھی چونکہ ہزاروں ہزار ایکڑ میں بوئی جا سکتی ہے۔ اس لئے ملک کو حقیقی فائدہ برسیم کی نسبت کئی سو گنے زیادہ پہنچ سکتا ہے پس ہماری جماعت کو سورج مکھی کے بونے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ یہ عام طور پر جون میں بوئی جاتی ہے۔ اور پھر جب اس کے پودے زمین سے کچھ اوپر نکل آئیں۔ تو اسے زمین میں دفن کر دینا چاہیئے۔ اور اپنے وقت پر تھوڑی سی مصنوعی کھاد بھی ڈال دینی چاہیئے۔

## امریکہ کے لوگ

سورج مکھی سے نہ صرف کھاد کا کام لیتے ہیں۔ بلکہ اس سے مرغی خانے اور ڈیری فارم بھی چلاتے ہیں۔ مرغیاں اس کے بیج کے کھانے سے انڈے زیادہ دیتی ہیں اور گائے اسے کھائے تو اس کا دودھ بڑھ جاتا ہے۔ میں آئندہ کے لئے یہ بھی اعلان کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ ہر سال جو جماعت غلہ زیادہ اگاؤ کی مہم میں فرسٹ آئے گی۔ جلسہ سالانہ پر اس کے نام کا اعلان کیا جائے گا۔ تاکہ دوسری جماعتوں میں بھی شوق پیدا ہو

اب میں

## تحریک جدید اور وقف جدید

کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

تحریک جدید کو قائم ہوئے ۲۵ سال ہو چکے ہیں۔ لیکن وقف جدید کو قائم ہوئے ابھی ایک سال ہوا ہے۔ وقف جدید میں شامل ہونیوالوں کی درخواستیں برابر چلی آ رہی ہیں۔ مگر ابھی یہ تعداد بہت کم ہے۔ وقف جدید میں شامل ہونے والے لوگ کم سے کم ایک ہزار ہونے چاہئیں۔ اگر دس بیس ہزار ہوں تو اور بھی اچھا ہے۔ اگر ہماری جماعت کے زمیندار اپنی آمدنیں بڑھا لیں تو وقف جدید کے چندے بھی بڑھ جائیں گے اور وہ مزید آدمی رکھ سکیں گے۔ اس وقت دس آدمی کام کر رہے ہیں۔ پچھلے سال ۷۰ ہزار کے وعدے آئے تھے۔ جس میں سے اکثر حصہ وصول ہو چکا ہے۔ اور یہ صیغہ اپنا کام عمدگی سے کر رہا ہے۔ اور ترقی ہوئی تو اس کا کام اور بھی بڑھ جائے گا۔ اس تحریک کے ذریعہ اس سال ۴۰۰ بیعتیں آئی ہیں جبکہ اصلاح و ارشاد کے ذریعہ صرف ۵ بیعتیں آئی ہیں پس

## یہ نہایت مبارک کام ہے

چونکہ وقف جدید میں پرائمری اور مڈل پاس لڑکے بھی لئے جا سکتے ہیں۔ اس لئے ہماری جماعت جو باقی سب جماعتوں سے تعلیم میں بہت زیادہ ہے۔ وہ آسانی کے ساتھ اس تعلیم والے دس پندرہ ہزار مبلغ پیش کر سکتی ہے امید ہے کہ جماعت کے افراد اس طرف خاص توجہ کریں گے اور ملک کی جہالت کو دور کرنے میں مدد کریں گے۔ مجھے بعض لوگوں کی درخواستیں آتی ہیں لیکن ان میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ میں اپنا لڑکا جس کی عمر اڑھائی سال کی ہے وقف جدید میں پیش کرتا ہوں۔ حالانکہ جو بچہ اڑھائی سال کا ہے اور جو بولتا بھی نہیں اس نے تبلیغ کیا کرنی ہے یا تعلیم کیا دینی ہے بے شک ہم نے تعلیم کا معیار کم رکھا ہے لیکن عمر کم نہیں کی۔ بڑا آدمی ہو تو چاہے وہ پرائمری پاس ہی ہو کام کر سکتا ہے۔ لیکن جو شخص اپنا اڑھائی سال کا بچہ وقف کرتا ہے وہ دین پر جھوٹا احسان کرتا ہے۔ امید ہے کہ جماعت کے افراد اس طرف خاص توجہ کریں گے اور ملک کی جہالت کو دور کرنے میں مدد کریں گے۔ اسی طرح ملک کی بیماریوں کے دور کرنے میں بھی مدد کریں گے کیونکہ وقف جدید کے واقفین اپنے علاقہ میں تعلیم بھی دیتے ہیں اور بیماروں کا دیسی اور ہومیوپیتھک علاج بھی کرتے ہیں۔ گو حکومت نے اعلان کیا ہے کہ ہمیں کافی ڈاکٹر مل گئے ہیں۔ لیکن ہمارے ملک کی آبادی کے لحاظ سے ان کی تعداد ابھی کافی نہیں۔ چنانچہ میرے پاس کئی احمدی ڈاکٹروں کے خط آتے ہیں کہ ہماری عمر ریٹائر ہونے کے قریب پہنچ چکی ہے لیکن محکمہ ہمیں ریٹائر نہیں کرتا جس سے پتہ لگتا ہے کہ ابھی محکمہ کے پاس کافی ڈاکٹر نہیں۔ اگر کافی ڈاکٹر ہوں تو ریٹائر ہونے کی عمر تک پہنچنے پر انہیں ریٹائر کیوں نہ کرے۔ یورپ کے بعض ملکوں میں فی سو آدمی ایک معالج ہوتا ہے۔ ہمارے ملک کی آبادی آٹھ کروڑ ہے۔ اس لحاظ سے ہمارے پاس تو

## ایک لاکھ معالج ہونا چاہیئے

انگلستان میں سب سے کم معالج ہیں۔ وہاں دو ہزار پر ایک معالج ہے۔ پس انگلستان کے لحاظ سے بھی ہمارے پاس چالیس ہزار معالج ہونا چاہیئے۔ ہومیوپیتھک اور دیسی طب میں یہی فائدہ ہے کہ ایک تو علاج سستا ہو جاتا ہے دوسرے کثرت سے معالج مہیا ہو سکتے ہیں امریکہ میں ہومیوپیتھک معالج کثرت سے ہیں۔ ہمارے ملک میں یہ خیال پایا جاتا ہے کہ ڈاکٹری پاس لوگ ہی علاج کر سکیں۔ یہ درست نہیں۔ مجھے ہومیوپیتھک کا شوق ہے اور میں محض خدمت خلق کے طور پر ۲۹ سال سے مفت علاج کر رہا ہوں۔ اور میرے کتب خانہ میں اتنی کتابیں ہیں جو بڑے بڑے ڈاکٹروں

کے کتب خانوں میں بھی نہیں۔

میں نے دیکھا ہے کہ مری میں ایک صاحب جو پہلے معمولی کمپاؤنڈر تھے اور ہومیوپیتھی کی پریکٹس کرتے تھے انہوں نے میرا علاج کیا اور اس سے مجھے بہت فائدہ ہوا۔ بڑے بڑے ڈاکٹروں نے میرا علاج کیا تھا۔ لیکن میں اکڑوں نہیں بیٹھ سکتا تھا۔ لیکن ان صاحب نے میرا علاج کیا اور میں اکڑوں بیٹھنے لگ گیا۔ وہ معمولی کمپونڈر تھے۔ لیکن کتابوں کا مطالعہ کرنے کے بعد بڑے اچھے ڈاکٹر بن گئے ہیں۔ یہاں تک کہ لاہور کے بعض کالجوں کے پاس شدہ ڈاکٹر ہیں ان سے بھی زیادہ اُن کی دوائی کی خوبی ہوتی تھی۔ ہمارے ربوہ میں بھی ایک صاحب ہومیوپیتھک کی پریکٹس کرتے ہیں وہ معمولی کلرک تھے لیکن ہومیوپیتھک کی پریکٹس میں انہوں نے بڑی مشق کر لی ہے۔

بہرحال

## جماعت کو چاہیئے

کہ تحریک جدید اور وقفِ جدید کی طرف خاص توجہ کرے۔ اسی طرح واقفین کو چاہئیے کہ وہ تفسیریں لے کر پڑھیں۔ تفسیر صغیر اور تفسیر کبیر بھی اور لوگوں میں پھیلائیں۔ تاکہ قرآن کریم سے لوگوں کا تعلق پیدا ہو۔ قرآن کریم ہی ایک ایسی چیز ہے جو دلوں میں نور پیدا کرتی ہے۔ اگر آپ لوگ قرآن پھیلائیں گے تو احمدیت کی دشمنی لوگوں کے دلوں سے خود بخود کم ہو جائے گی۔ وہ جب پڑھیں گے کہ قرآن میں لکھا ہے کہ یہودیوں اور عیسائیوں کے ساتھ بھی سختی نہ کرو۔ تو کیا انہیں خیال نہیں آئے گا کہ ہم مسلمانوں کے ساتھ کیوں کرتے ہیں۔ ہماری جماعت شکایت کیا کرتی ہے کہ لوگ ہم پر سختی کرتے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ انہوں نے مسلمانوں کو قرآن سے واقف نہیں کیا۔ اگر وہ تفسیر صغیر وغیرہ اپنے پاس رکھیں اور لوگوں کو پڑھنے کے لئے دیں تو آہستہ آہستہ لوگوں میں

## قرآن سیکھنے کا شوق

پیدا ہو جائے گا۔ مجھے یاد ہے پچھلی جنگ میں ہمارے ایک دوست عراق گئے تھے۔ انہوں نے ایک غیر احمدی کرنل کو تفسیر کبیر پڑھنے کے لئے دی۔ انہوں نے جب واپس لی تو وہ کہنے لگا مجھے یہ کتاب دے دو اور سو روپیہ لے لو۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں اس نے سو روپیہ مجھے دیدیا اور میں نے تفسیر کبیر کے لئے قادیان لکھ دیا۔ لیکن مجھے معلوم ہوا کہ تفسیر کبیر کی وہ جلد ختم ہو چکی ہے۔ پس ہمارے دوست اگر تبلیغ کے لئے یہ طریق استعمال کریں تو بڑا اثر ثابت ہو سکتا ہے۔ مگر ایسا نہ کریں کہ وہ تفسیر کبیر کی ان دو جلدوں کا جن کے پاس ہیں سو سو روپیہ مجھ سے مانگنا شروع کر دیں۔ میں نے پچھلے سال جلسہ پر ذکر کیا تھا کہ پندرہ سال پہلے ایسا ہوا تھا۔ لیکن ایک دوست نے جھٹ اپنی تفسیر مجھے بھیج دی اور کہا کہ ایک سو روپیہ مجھے دیدیں میں نے کہا یہ تو پندرہ سال پہلے کی بات ہے۔ اب تو مجھے پتہ بھی نہیں کہ وہ صاحب کہاں ہیں۔ کہنے لگا کچھ کم روپے دیدیں میں نے کہا۔ میں نے تو تفسیر خریدنی نہیں میرے پاس تفسیر موجود ہے۔ میں نے تو صرف یہ کہا تھا کہ ایک غیر احمدی افسر پر اس کا اس قدر اثر ہوا تھا کہ اس نے سو روپیہ دے کر اس کتاب کو خریدنا چاہا جاؤ اور عراق سے اس آدمی کو تلاش کرو شاید وہ آدمی مل جائے اور تفسیر لے لے میں کیوں لوں۔ محمود پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو لکھتے ہیں کہ کچھ روپیہ ہی مجھے دے دیں۔ ساٹھ ہی دیدیں۔ چالیس ہی دے دیں۔ بہرحال جو شخص ان کتابوں کو پڑھتا ہے اس پر اثر ہوئے بغیر نہیں رہتا میں نے یہاں تک بھی کہا تھا کہ اگر کوئی غیر احمدی کتاب خرید کر پڑھنا چاہے تو اسے نصف قیمت میں دیدو۔ بہرحال بہت سے لوگ ہیں جنہوں نے

## تفسیر کبیر پڑھی

اور بعد میں اس کے متعلق بڑی اچھی رائے کا اظہار کیا۔ تفسیر کبیر کا تو ہر ایک کے لئے پڑھنا مشکل ہے لیکن تفسیر صغیر سے تھوڑی سی محنت کے بعد پورا قرآن پڑھا جا سکتا ہے۔ اس لئے اس کی طرف توجہ بہت مفید ہو سکتی ہے۔ یہ تبلیغ کے لئے بہترین ذریعہ ہے۔ زبانی تبلیغ کرنے بیٹھو تو بعض اوقات لڑائی ہو جاتی ہے اور فتنہ پیدا کرنا اسلام کے خلاف ہے۔ لیکن اگر تم کسی کو کتاب پڑھنے کے لئے دے دو تو وہ گھر میں بیٹھ کر ہی اسے پڑھے گا۔ اور اگر وہ گھر میں بیٹھا ہوا وہ کتاب پڑھے گا۔ تو وہ بیوی سے تو نہیں لڑے گا اور نہ تم سے لڑائی کر سکے گا۔ اس لئے یہ طریق بہت مفید ہے دوسرے قرآن میں یہ برکت ہے کہ وہ دوسرے پر اثر کئے بغیر نہیں رہتا۔

## حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ سنایا کرتے تھے

کہ قادیان میں ایک دفعہ ایک رئیس آیا جو شراب کا عادی تھا۔ میں نے اسے بہت سمجھایا کہ شراب چھوڑ دو۔ مگر وہ کہتا تھا کہ مجھ سے شراب چھوڑی نہیں جاتی۔ اس نے کہا مجھے حضرت صاحب سے ملا دو۔ چنانچہ میں نے اس کی ملاقات کا انتظام کروا دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسے مسجد مبارک کے ساتھ والے کمرہ دارالفکر میں لے گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد جب وہ باہر نکلا تو اس کی آنکھیں سوجی ہوئی تھیں۔ آپ فرماتے تھے۔ میں نے کہا تمہیں کیا ہوا۔ کہنے لگا آپ نے مجھے اتنی نصیحت کی تھی۔ لیکن مجھ پر کوئی اثر نہ ہوا۔ لیکن مرزا صاحب نے صرف چند لفظ کہے تو میری چیخیں نکل گئیں اور آج سے میں نے عہد کر لیا ہے کہ آئندہ کبھی شراب نہیں پیوں گا۔ حضرت خلیفہ اول فرمانے لگے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام میں جو اثر ہو سکتا تھا وہ میرے کلام میں کہاں ہو سکتا تھا۔ اور یہی بات ہے کہ جو فرق حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے کلام میں تھا اس سے لاکھوں گنا فرق آپ لوگوں کے کلام اور قرآن کریم میں پایا جاتا ہے آپ لوگ اگر کسی کو وعظ و نصیحت کریں گے تو اتنا اثر نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر قرآن اسے پڑھنے کے لئے دیں گے تو اس پر بہت زیادہ اثر ہوگا۔ غرض لوگوں تک حق پہنچانے اور ان کے دل نرم کرنے کا

## یہ سب سے بہتر ذریعہ ہے

قرآن کریم میں حُبّ وطن کا بھی ذکر آتا ہے۔ تہذیب و تمدن کا بھی ذکر آتا ہے اپنے ہمسایوں پر رحم کرنے کا بھی ذکر آتا ہے غیر مذاہب کے لوگوں سے ہمدردی کرنے کا بھی ذکر آتا ہے۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک شخص قرآن پڑھے اور پھر دوسرے پر سختی کرے۔ ابھی ایک جگہ ایک احمدی کو سزا ملی ہے۔ چھوٹا افسر جو سزا دینے والا تھا وہ مخالف تھا۔ اس کی اپیل ایک اور اعلیٰ افسر کے پاس گئی تو اس نے کہا۔ کیا مرزائی ہی سزا دینے کے لئے رہ گئے ہیں۔ عیسائی بھی تبلیغ کرتے ہیں۔ اگر انہوں نے تبلیغ کی تو کیا ہوا۔ گویا یہ فطرت کی آواز تھی جو اس کے دل سے آئی۔ ممکن ہے اس نے قرآن کریم پڑھا ہوا ہو۔ اور اس پر یہ اثر ہو کہ اگر عیسائیوں اور یہودیوں سے بھی حسن سلوک کرنے کا حکم ہے تو غریب مرزائی کو کیوں سزا دی جائے۔ تو یہ تبلیغ کا ایک نہایت ہی کامیاب ذریعہ ہے اس کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔

## میں نے کئی دفعہ سنایا ہے

کہ ہمارے ایک دوست شیر محمد یکہ بان ہوتے تھے وہ کاٹھ گڑھ کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے ایک سو سے زیادہ احمدی کیا تھا۔ ان کی تبلیغ کا یہ طریق تھا کہ وہ الحکم منگوایا کرتے تھے۔ وہ ان پڑھ تھے لیکن الحکم جیب میں ڈالے رکھتے تھے۔ اور جو آدمی پڑھا لکھا یکہ میں بیٹھتا اسے کہتے بھائی جی مجھے یہ اخبار پڑھ کر سنائیں۔ وہ شخص الحکم پڑھنا شروع کرتا اور اس پر اثر ہونا شروع ہو جاتا اور یا تو وہ سخت مخالف ہوتا تھا اور یا پھر گھر پہنچ کر لکھتا مجھے پتہ لکھوا دو۔ میں نے بھی یہ اخبار منگوانا ہے اس میں بہت اچھی باتیں ہیں۔ وہ پھر تھوڑے دنوں کے بعد آتا اور کہتا میری بیعت کا خط لکھ دو۔ اس طرح انہوں نے سو سے زیادہ احمدی کئے۔ اگر الحکم دوسروں پر اثر کر سکتا ہے تو قرآن سے تو یقیناً بہت زیادہ فائدہ ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ ایسی برکت دے گا کہ لوگوں کے دل بالکل صاف ہو جائیں گے اور جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا ہے آج جو تمہارے دشمن ہیں کل وہ تم پر جان قربان کرنے لگ جائیں گے۔ اور اگر وہ تمہیں نقصان پہنچانا چاہیں گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری خود حفاظت فرمائے گا قادیان کے قریب راجپورہ میں ہماری کچھ زمین تھی۔ ایک دفعہ میں وہ زمین دیکھنے گیا۔ وہاں ایک عیسائی ہمارے تعاقب میں پہنچ گیا۔ وہ اس نیت سے راجپورہ گیا کہ مجھے مار ڈالے لیکن وہاں سے وہ ناکام واپس آیا۔ اور گھر آکر اسے پتہ لگا کہ اس کی بیوی بدکار ہے اس نے اسے مار دیا۔ اور اس کے نتیجہ میں پھانسی کے تختہ پر لٹکایا گیا۔

## عدالت میں اس نے بتایا

کہ راجپورہ میں مرزا صاحب کو مارنے گیا تھا لیکن جب میں وہاں گیا تو ان کے ایک محافظ (دلاور خاں مرحوم) بندوقیں صاف کر رہے تھے میں نے خیال کیا کہ میرے پاس تو ایک بندوق ہے۔ اور ان کے پاس کئی بندوقیں ہیں۔ میں یہاں سے بچ کر نہیں جاؤں گا۔ چنانچہ میں وہاں سے بھاگ آیا۔ گھر آیا تو مجھے پتہ لگا کہ میری بیوی بدکار ہے اس پر میں نے اسے مار دیا۔ ورنہ مارنے میں مرزا صاحب کو گیا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ جب حفاظت کرتا ہے تو وہ آپ ہی اپنے سامان پیدا کر دیتا ہے۔ میں دارالحمد میں رہتا تھا۔ اور ایک دن میرا ایک لڑکا میرے پاس آیا اور کہنے لگا ایک آدمی باہر آیا ہوا ہے اور وہ کہتا ہے کہ میں نے ضرور ہی ملاقات کرنی ہے میں جب باہر آیا تو دیکھا کہ ایک لڑکا کھڑا تھا اس نے کہا میں آپ سے ملنے آیا ہوں۔ میرے پاس عبدالاحد پٹھان جو اب قادیان میں رہتے ہیں کھڑے تھے۔ انہوں نے جھٹ اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور کہا اس نے آپ کو مارنے کے لئے خنجر چھپایا ہوا ہے۔ میں نے کہا تمہیں کیسے پتہ لگا۔ اس نے کہا میں پٹھان ہوں۔ اور ہم میں دستور ہے کہ ہم خنجر اپنے تہبند میں چھپا کر

ایسٹرن پرفیومری کمپنی رجسٹرڈ ربوہ کے عطریات۔ سہاگ۔ حنا۔ گلاب۔ چنبیلی۔ شامِ شیراز۔ گُل شبو۔ ہر جنرل مرچنٹ سے طلب کریں

رکھتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ بر لٹ کا ایک خاص طرز پر اپنی ٹانگ ہلاتا تھا۔ میں نے سمجھ لیا کہ اس کے نیفے میں ضرور کوئی چیز ہے۔ چنانچہ میں نے ہاتھ مارا تو مجھے ایک سخت سی چیز محسوس ہوئی اور میں نے اسے پکڑ لیا۔ تو اللہ تعالےٰ اگر بچانے پر آئے تو بڑے بڑے دشمنوں کو بھی ناکام کر دیتا ہے۔

### یہ انسان کی غلطی ہوتی ہے

کہ وہ سمجھتا ہے میری تدبیر دل سے ہوگا حالانکہ انسان میں یہ طاقت نہیں کہ وہ کسی کا دل بدل سکے ہاں اللہ تعالےٰ دوسروں کے دل بدل سکتا ہے دیکھ لو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کیسے کیسے دشمن تھے مگر بعد میں وہ آپ کے بڑے جاں نثار ثابت ہوئے مجھے یاد ہے کہ لکھنؤ میں ایک عرب آیا لوگ اس کی بڑی خاطر تواضع کرتے تھے کہ یہ بغداد شریف سے آیا ہے میاں چٹو اہل قرآن کے لیڈر ہوتے تھے وہ اس سے قادیان لے آئے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بات کرتے ہوتے فرمایا کہ قرآن شریف میں یوں لکھا ہے اور آپ نے " ق " کو پنجابی لہجہ میں ادا کیا اس پر عرب کہنے لگا آپ کو کس نے مسیح بنایا ہے آپ تو " ق " بھی نہیں بول سکتے

### صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید

اس وقت مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے اسے مارنے کیلئے ہاتھ اٹھایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فوراً ان کا ہاتھ پکڑ لیا۔ پاس ہی حضرت مولوی عبد الکریم صاحب بیٹھے ہوئے تھے آپ نے انہیں فرمایا کہ ان کا دوسرا ہاتھ بھی پکڑ لیں اور جب تک مجلس برخاست نہ ہو جائے ان کا ہاتھ نہ چھوڑیں۔ چنانچہ انہوں نے آپ کا ہاتھ پکڑے رکھا۔ بعد میں اس نے میاں چٹو کے ساتھ دھوکہ بازی کی۔ اور انہوں نے اسے گھر سے نکال دیا۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی جو ہماری جماعت کے ایک بڑے مخلص دوست تھے۔ میاں چٹو کے پوتے تھے۔ میاں چٹو مولوی عبد اللہ صاحب چکڑالوی کے معتقد تھے۔ مگر بعد میں انہیں پتہ لگا کہ اس میں کوئی اخلاقی نقص ہے۔ اس پر وہ سمجھنے لگے کہ جس شخص کے اخلاق خراب ہیں۔ اسے یہ حق کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ محمد رسول اللہ پر اعتراض کرے۔ چنانچہ وہ ان سے الگ ہو گئے۔ تو اللہ تعالےٰ دلوں کو پھیرتا رہتا ہے۔ اور کچھ کا کچھ بنا دیتا ہے پس خدا تعالےٰ سے دعائیں کرتے رہنا چاہئیے اور اسی پر ساری امیدیں رکھنی چاہئیں۔ کیونکہ اس سے زیادہ مہربان اور طاقتور اور کوئی نہیں۔ اس طرح جماعت کو

### تحریک جدید کی طرف بھی خاص توجہ کرنی چاہئیے

اگر اس کا چندہ بڑھ جائے تو ہمیں دنیا کے ہر ملک میں مسجد بنانے کی توفیق مل جائیگی اور اس طرح ہم اسلام کا جھنڈا دنیا کے ہر کونہ میں گاڑ سکیں گے۔ غیر ممالک میں اشاعت اسلام کا کام تحریک جدید کے سپرد ہے۔ اور یہ کام اتنا وسیع ہے کہ جماعت کی خاص توجہ کے بغیر اسے کامیابی سے چلانا مشکل ہے۔ اسلام کو دنیا میں پھر سے غالب کرنے کا کام جماعت احمدیہ کے سپرد ہے۔ اس لئے اسے اس سلسلہ میں ہمیشہ مالی اور جانی قربانیوں میں پورے جوش سے حصہ لینا چاہئیے تاکہ ہم اپنے اس مقصد میں کامیاب ہو کر خدا تعالےٰ کے حضور سرخرو ہو سکیں۔

اب میں اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں۔ کل انشاء اللہ دوسری تقریر ہوگی۔ اللہ تعالےٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔ اور آپ کو زیادہ سے زیادہ جلسہ سے مستفیض ہونے کی توفیق بخشے۔

---

### اعتکاف بیٹھنے والے احباب (بقیہ اول)

(۴) سید منیر احمد صاحب باہری ربوہ (۵) پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ربوہ (۶) حاجی مولوی ابراہیم صاحب خلیل ربوہ (۷) حکیم محمد عبد العزیز صاحب ربوہ (۸) شیخ نذیر احمد صاحب نیفی ربوہ۔ (۹) صوفی حبیب اللہ صاحب لدھیانوی ربوہ (۱۰) چوہدری عبد الحمید صاحب کاٹھ گڑھی صحابی چک ۲ T.D.A ضلع سرگودہا۔ (۱۱) سید عبد اللہ شاہ صاحب ربوہ (۱۲) ماسٹر محمد یوسف صاحب ربوہ (۱۳) سید مبارک احمد صاحب ناصر ربوہ (۱۴) غلام نبی صاحب کیمل پور۔ (۱۵) سید محمد لطیف صاحب ربوہ (۱۶) صوبیدار عبد الغنی صاحب محمد آباد کالو والی منڈی بہاء الدین (۱۷) مرزا احمد دین صاحب ربوہ (۱۸) مولوی عبد الحق صاحب بدوملہی ربوہ (۱۹) ملک فضل احمد صاحب ربوہ (۲۰) بشارت رضا خان صاحب ربوہ (۲۱) محمد ظفر ممتاز صاحب ربوہ (۲۲) محمد عثمان صاحب چینی ربوہ (۲۳) محمد انور صاحب ربوہ (۲۴) طارق نصیر احمد صاحب ربوہ (۲۵) خدا بخش صاحب مومن جی ربوہ (۲۶) منشی فتح دین صاحب ربوہ (۲۷) محمد حبیب اللہ صاحب ربوہ (۲۸) چوہدری خلیل احمد صاحب ربوہ۔ (۲۹) چوہدری اعجاز احمد صاحب کراچی (۳۰) منشی فضل دین صاحب شاہ پوری کنری (سندھ) (۳۱) مولوی رشید احمد صاحب چغتائی ربوہ (۳۲) مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم ربوہ (۳۳) حمید اللہ صاحب صابر (۳۴) مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ مشرقی افریقہ ربوہ (۳۵) محمد اسلم صاحب سجاد۔ بھیرہ ضلع سرگودھا (۳۶) تیمور احمد صاحب لاہور (۳۷) ڈاکٹر محمد رفیع خان صاحب بنی سرنعوٹ دسترحا (۳۸) میر کا امام دین صاحب ربوہ۔ (۳۹) ملک محمد صادق صاحب جہلمی ربوہ (۴۰) محمد اجمل صاحب شاہدی آف فرانس ربوہ


## نواب احسان علی خاں صاحب آف مالیر کوٹلہ صدر شیعہ کانفرنس

مالک "طبیہ عجائب گھر" ہر قسم کی مرکب ادویہ تیار کرتے ہیں اور ان کی تیاری میں اس بات کا خاص اہتمام رکھتے ہیں کہ ہمیشہ تازہ اور اعلیٰ درجہ کی ادویہ استعمال کریں۔ قیمت نہایت مناسب ہے۔ حاجتمند متوجہ ہوں۔"

بواسیری۔ بواسیر پرانی ہو یا نئی۔ بادی ہو یا خونی سب کے لئے بفضلہ تعالیٰ پیام شفا ہے۔ ایک ماہ کورس آٹھ روپے۔

طبیہ عجائب گھر امین آباد ضلع گوجرانوالہ



## ہیڈ مستری کی ضرورت

چٹاگانگ (مشرقی پاکستان) میں ایک فیکٹری کی ورکشاپ کے لئے ایک ماہر اور تجربہ کار ہیڈ مستری کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

Bengal Belting works
17 Sir Nazimuddin Road
DACCA



## اعلان

ربوہ اور لالیاں ریلوے سٹیشن کے مابین کوٹ امیر شاہ (ریلوے سٹیشن جو بند کر دیا گیا ہے) میں ریلوے کے ملکیتی قطعہ اراضی پیمائشی ۳۰۱۰۰۰ مربع فٹ کاشت کی غرض سے ۵ سال کے عرصہ کے لئے اے ای این ۶/ لائل پور ۲ ر اپریل ۵۹ء کو ربوہ ریلوے سٹیشن پر صبح دس بجے بذریعہ نیلام عام لائسنس پر دیں گے۔



## نور کا جل

آنکھوں کی خوبصورتی، تندرستی اور ٹھنڈک کے لئے بے نظیر تحفہ۔ پھپھی، ناخنہ، خارش وغیرہ کا بہترین علاج۔ متعدد جڑی بوٹیوں کے جوہر سے تیار کیا گیا۔ قیمت فی شیشی ۱۲؍ علاوہ محصول ڈاک و پیکنگ۔

تیار کردہ خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ



## جانوروں کے اپھارہ کا کامیاب علاج
## اکسیر پیٹھا

قیمت فی پیکٹ ۱۲؍ قیمت فی درجن ۶/- روپے چار پیکٹ پر محصول ڈاک معاف غیر مفید ثابت ہونے پر قیمت واپس کر دینے کی رعایت

ڈاکٹر راجہ ہومیو پیتھک کمپنی ربوہ (شعبہ حیوانات)


### درخواست دعا

مکرم محترم جناب لفٹننٹ ڈاکٹر محمد الدین صاحب میڈیکل آفیسر جرود کی بیگم صاحبہ جنکو ذیابیطس کی تکلیف ہے ان دنوں بہت بیمار ہیں۔ احباب کرام معتکفین اور بزرگان سے استدعا ہے کہ انکی صحت عاجلہ و کاملہ کیلئے ان مبارک ایام میں خاص دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

خاکسار غلام محمد اختر ناظر اعلیٰ ثانی


قدیمی اوّلین شہرہ آفاق

## حب اٹھرا رجسٹرڈ

فی تولہ ۶ر مکمل کورس گیارہ تولہ ۱۲/۱۲ روپے

## عرق نظامی

تلی۔ جگر۔ یرقان کا علاج۔ چار روپے

## صندلین پاؤڈر

خون پیدا کرنے کی بہترین دوا۔ دو روپے

## قبض کشا گولیاں

دو روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ



## ہر انسان کے لئے
## ایک ضروری پیغام

بزبان اردو

## کارڈ آنے پر مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن